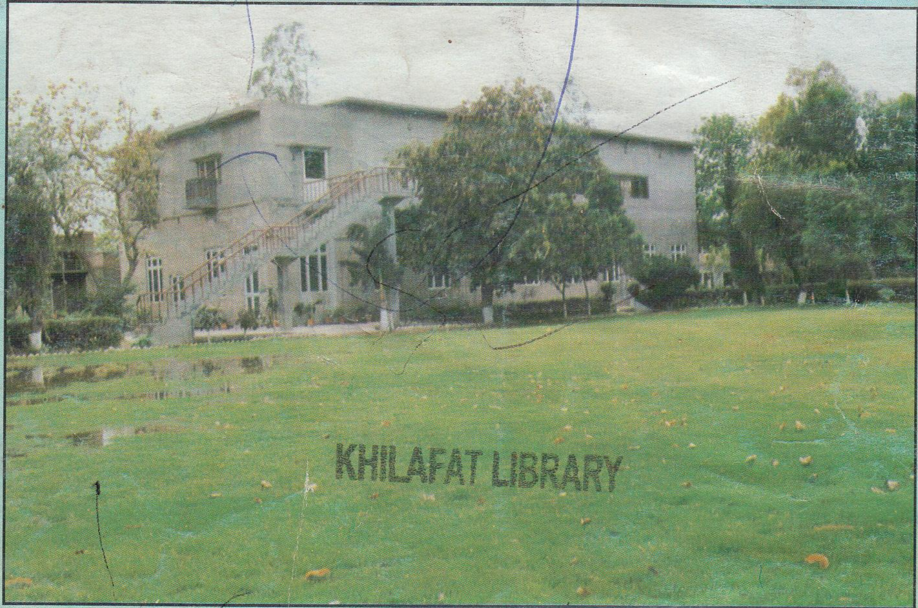
ماہنامہ

انصار اللہ

جنوری ۲۰۰۳ء
صلح ۱۳۸۲ہش

ایڈیٹر
نصر اللہ خاں ناصر

فضلِ خُدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیش
ہر دن چڑھے مبارک، ہر شب بخیر گذرے
(درعدن)



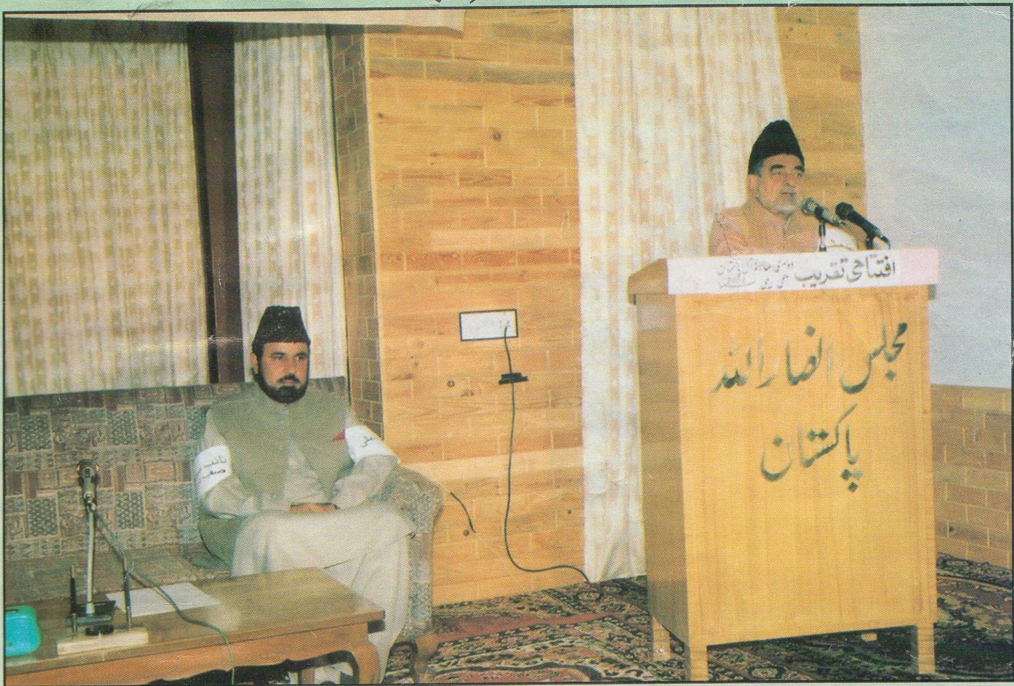
مجلس انصار اللہ پاکستان کے ہال اور دفتر کی توسیع شدہ عمارت



نوتعمیر شدہ ہال (بالائی منزل) کا ایک اندرونی منظر

مجلس انصاراللہ پاکستان کی دوسری سالانہ علمی ریلی ۱۳، ۱۴، ۱۵ دسمبر ۲۰۰۲ء

(افتتاحی تقریب)



محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان علمی ریلی ۲۰۰۲ء کا افتتاح فرمار ہے ہیں ۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب منتظم اعلیٰ علمی ریلی ۲۰۰۲ء سٹیج پر تشریف فرما ہیں ۔



سامعین سالانہ علمی ریلی ۲۰۰۲ء

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: نصر اللہ خاں ناصر

صلح ۱۳۸۲ ہش - جنوری ۲۰۰۳ء

جلد نمبر ---------------------- ۴۴

شمارہ نمبر ---------------------- ۱

اس شمارہ میں

پبلشر: عبد المنان کوثر

پرنٹر: قاضی منیر احمد

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ

دار الصدر جنوبی ربوہ (چناب نگر)

ڈیزائن و کمپوزنگ: صداقت احمد محمود

شرح چندہ (پاکستان)

سالانہ: ---------------- ایک سو روپے

قیمت فی پرچہ: ---------------- دس روپے

اداریہ

عزم نو

ہماری زندگی کے شب و روز آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں اور اسی طرح ہماری زندگی کے سال کا سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔ زندگی ایک جدو جہد کا نام ہے۔ ایک حرکت کا نام ہے جو صحیح سمت قدم اٹھانے سے اپنے خالق حقیقی کی خوشنودی کا موجب بنتی ہے ایک عام رواج کے مطابق لوگ نئے سال کی آمد کا انتظار کرتے ہیں اور نئے سال کی تقریبات منائی جاتی ہیں مگر اس طرف توجہ نہیں دی جاتی کہ ان کی زندگی کے سال کا جو آفتاب غروب ہوا وہ کیسے گزرا اس میں انہوں نے کیا کیا۔ گویا محاسبہ نفس کا کچھ خیال نہیں ہوتا۔ مگر اللہ کے بندوں کی زندگی تو با مقصد ہوتی ہے۔ وہ گزرے ہوئے ایام سے بہت کچھ سیکھتے ہیں اور عزم نو کے ساتھ نئے سال میں قدم رکھتے ہیں۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے جو نہایت شاندار لائحہ عمل ہمیں دیا ہے، ہماری نگاہیں اسی پر مرکوز رہنی چاہئیں۔ آپ کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

''......تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ۔ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ

کرے گا- تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے- تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ-......''

(کشتی نوح- روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲)

یہ مثالی زندگی کا وہ شاندار لائحہ عمل ہے جس پر چل کر دنیا و آخرت میں ہم فلاح و کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں اور تجدید عہد اور امن و سلامتی کی دعا کے ساتھ نیا سال آسمانی برکتوں اور فضلوں کا موجب بن سکتا ہے-

فضلِ خُدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ ہر دن چڑھے مبارک، ہر شب بخیر گذرے

خاندان حضرت مسیح موعود کے درویش منش بزرگ اور عالم دین

محترم سید میر مسعود احمد صاحب کا انتقال

احباب جماعت احمدیہ یہ روح فرسا خبر سن چکے ہیں کہ جماعت کے ایک متبحر عالم دین اور خدا رسیدہ بزرگ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے فرزند محترم سید میر مسعود احمد صاحب مورخہ ۲۳ دسمبر ۲۰۰۲ء کو ربوہ میں وفات پا گئے ہیں- انا للہ وانا الیہ راجعون- اسی روز آپ کی نماز جنازہ کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی-

محترم میر صاحب کی ولادت یکم ستمبر ۱۹۲۷ء کو قادیان میں ہوئی- قادیان اور بزرگ والدین کے زیر سایہ پروان چڑھے- مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم پائی- مولوی فاضل پھر شاہد کی ڈگری حاصل کی- دوران سروس ساتھ ساتھ آپ نے ایم، اے اسلامیات بھی کیا- صرف اٹھارہ سال کی عمر میں ۱۹۴۵ء میں آپ نے نظام وصیت میں شمولیت کی سعادت حاصل کی- ۱۹۴۵ء میں جب آپ نے وصیت کی تو پیشہ میں واقف زندگی لکھا- وقف کا باقاعدہ فارم ۲۳ فروری ۱۹۵۲ء کو پُر کیا- آپ کا نظارت دعوت الی اللہ اور ۱۹۵۴ء میں وکالت تجارت اور بعدہٗ وکالت دیوان میں تقرر ہوا- ۱۹۶۲ء میں آپ کا تقرر بطور مربی سلسلہ ڈنمارک کیا گیا- سوئٹزرلینڈ اور پھر ۱۹۸۲ء تک ڈنمارک خدمات سرانجام دیں-

آپ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم کے داماد تھے- آپ کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر سید مشہور احمد صاحب (امریکہ)- مکرم سید میر محمود احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ- مکرم سید خالد مقصود احمد صاحب- مکرم سید ناصر داؤد احمد صاحب ہیں- آپ بڑے خدا ترس غریب پرور دعا گو اور غیر معمولی حافظہ رکھنے والے بزرگ اور عالم تھے- ادارہ انصاراللہ موصوف کی رحلت پر آپ کے جملہ پسماندگان سے تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے- اور آپ کو مقام اعلیٰ علّیّین میں جگہ دے- آمین (ادارہ)

امام الکلام

صفاتِ کاملہ کا مجمع اور محامدِ حقّہ کا مظہر

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سُننے والو سُنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سُنتا اور بولتا بھی ہے۔ اُس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثّل کے طور پر اہلِ کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامدِ حقّہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال کا اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔ اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرّات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اُس کو اُسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں اُن کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔''

(رسالہ الوصیت صفحہ ۹-۱۰ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۹-۳۱۰)

کلام الامام

جامع جمیع صفات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں

''......ایک بالا ہستی جامع جمیع صفات موجود ہے وہ قائم بالذات ہے۔ اپنے وجود میں کامل ہے، دوسروں کا محتاج نہیں، محدود نہیں، جس طرح آسمان پر ہے اسی طرح زمین پر ہے، جگہ اسے بند نہیں کر سکتی، جہات اس پر تصرف نہیں رکھتیں، زمانہ اس پر حکومت نہیں کر سکتا، وہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے دور ہے، اسے کسی نے نہیں بنایا مگر جو کچھ بھی موجود ہے اس کا بنایا ہوا ہے، وہ سب سے بالا ہے اور سب کچھ اس کے قبضہ و تصرف میں ہے، اس کی مرضی کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا، وہ بادشاہ ہے، وہ مالک ہے، وہ ہدایت دینے والا ہے، حفاظت کرنے والا ہے اور عزت و ذلت اسی کے اختیار میں ہے وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے اور ہر ایک بات کو جانتا ہے۔

مگر وہ سننے اور دیکھنے اور جاننے کے لئے ہماری طرح آلات کا محتاج نہیں، جو کچھ دنیا میں نظر آتا ہے سب اسی کی صفات کا ظہور ہے، وہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس نے دنیا کو خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ دنیا اس مقصد کو پورا کرے اس میں اس کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ خود دنیا کا فائدہ اور اس کی ترقی ہے۔

خدا تعالیٰ کے متعلق یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس کی کوئی صورت شکل بھی ہے اس کا جواب .... ہے کہ اس کی کوئی صورت شکل نہیں۔ صورت کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ ایک جسم ہے جو مختلف حصے رکھتا ہے اور ہر ایک حصہ کی ایک حد بندی ہے مگر خدا سب حد بندیوں اور سب تقسیموں سے پاک ہے اس لئے اس کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی صورت صرف مادی اشیاء کے لئے ہوتی ہے بلکہ ان میں سے بھی کثیف مادی اشیاء کی۔ خدا کوئی جسم نہیں رکھتا بلکہ جسموں اور مادے کا خالق ہے۔''

(ہستی باری تعالیٰ۔ انوار العلوم جلد ۶ صفحہ ۳۵۱-۳۵۲)

عربی منظوم کلام

بُشْرٰی لَنَا اِنَّا وَجَدْنَا مُؤْنِسًا رَبًّا رَّحِیْمًا کَاشِفَ الْغَمَّاءِ

ہمارے لئے خوشخبری ہے کہ ہم نے مونس وغم خوار پالیا ہے جو ربّ ورحیم ہے اورغم ومصیبت کا دور کرنے والا ہے-

بَرٌّ عَطُوْفٌ مَأْمَنُ الْغُرَمَاءِ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّ تَبَرُّعٍ وَّ عَطَاءِ

وہ حسنِ سلوک کرنے والا مہربان، مصیبت زدوں کے لئے جائے امن ہے- وہ رحمت واحسان اور بخشش والا ہے-

اَحَدٌ قَدِیْمٌ قَائِمٌ بِوُجُوْدِهٖ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَا الشُّرَکَاءِ

وہ یگانہ، قدیم اور بغیر سہارے کے خود بخود قائم دائم ہے- نہ اس نے کوئی بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی (اپنے) شریک

وَلَهُ التَّفَرُّدُ فِی الْمَحَامِدِ کُلِّهَا وَلَهٗ عَلَاءٌ فَوْقَ کُلِّ عَلَاءِ

اور اسے تمام صفات میں یگانگت حاصل ہے اور ہر بلندی سے بڑھ کر بلندی حاصل ہے-

اَلْعَاقِلُوْنَ بِعَالَمِیْنَ یَرَوْنَهٗ وَالْعَارِفُوْنَ بِهٖ رَأَوْا أَشْیَاءِ

عقلمند لوگ تو کائنات کے ذریعہ اسے دیکھتے ہیں اور عارفوں نے اس کے ذریعہ اشیاء کو دیکھا ہے

هٰذَا هُوَ الْمَعْبُوْدُ حَقًّا لِّلْوَرٰی فَرْدٌ وَّحِیْدٌ مَّبْدَءُ الْاَضْوَاءِ

یہی مخلوقات کے لئے معبود برحق ہے وہ ایک یگانہ و یکتا ہے اور سب روشنیوں کا مبدا ہے

هٰذَا هُوَ الْحِبُّ الَّذِیْ اٰثَرْتُهٗ رَبُّ الْوَرٰی عَیْنُ الْهُدٰی مَوْلَائِیْ

یہی وہ محبوب ہے جسے میں نے (سب پر) ترجیح دی ہے- مخلوقات کا ربّ، سرچشمہ ہدایت اور میرا مولا ہے

نَدْعُوْهُ فِیْ وَقْتِ الْکُرُوْبِ تَضَرُّعًا نَرْضٰی بِهٖ فِیْ شِدَّةٍ وَّ رَخَاءِ

بے قراری کے وقت ہم اسے عاجزی سے پکارتے ہیں اور سختی اور نرمی میں اسی پر خوش ہیں

اَعْطٰی فَمَا بَقِیَتْ اَمَانِیْ بَعْدَهٗ غَمَرَتْ اَیَادِی الْفَیْضِ وَجْهَ رَجَائِیْ

اس نے مجھے اتنا دیا کہ اس کے بعد کوئی آرزو باقی نہ رہی- اس کے فیض کے احسانات (کی کثرت) میری امید کی انتہائی بلندی پر بھی چھا گئی

(انجام آتھم- روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۶-۲۶۷)

فارسی منظوم کلام

ہیچ چیزے چو ذاتِ بے چوں نیست جگرے خوں شود کزو خوں نیست

کوئی چیز بھی اُس بے مثل ذات کی مانند نہیں وہ دل تباہ ہو جائے جو اس کی محبت میں خوں نہیں ہوتا

گنج ہائے جہاں فدائے نگار بہ زِ صد گنج خاک پائے نگار

سارے جہان کے خزانے اس معشوق پر قربان ہیں۔ معشوق کے پیروں کی خاک سینکڑوں خزانوں سے بہتر ہے

ہر چہ از دستِ اُو رسد آں بہ خارِ اُو از ہزار بُستاں بہ

جو کچھ بھی اس کے ہاتھ سے پہنچے وہی اچھا ہے۔ اس کا ایک کانٹا ہزار گلزار سے بہتر ہے

ذلّت از بہرِ اُو زِ عزت بہ قلت از بہرِ اُو زِ کثرت بہ

اس کی خاطر ذلت برداشت کرنا عزت سے بہتر ہے۔ اس کی خاطر غربت اختیار کرنا دولتمندی سے بہتر ہے

مُردن از بہرِ اُو حیات مدام صد لذائذ فدائے آں آلام

اس کی خاطر مرنا ہمیشہ کی زندگی ہے۔ ان تکلیفوں پر سینکڑوں لذتیں قربان ہیں

اے کہ در کوئے دلستاں گذری باوفا باش ور زِ جاں گذری

اے وہ شخص! جو دلبر کے کوچے میں سے گذر رہا ہے تو باوفا رہ خواہ جان چلی جائے

صادقانے کہ طالبِ یار اند جانفشاناں زِ بہرِ دلدار اند

وہ راستباز جو یار کے طالب ہیں وہ تو دلدار کے لئے جان قربان کر دیتے ہیں

از دلآرام رنگ مے دارند و از رہِ نام ننگ مے دارند

وہ یار کے رنگ میں رنگین ہوتے ہیں اور شہرت سے انہیں عار آتی ہے!

(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم حاشیہ نمبر ۱۱ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۳۷۰-۳۷۱)

اراکین خصوصی و اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

برائے سال ۲۰۰۳ء-۱۳۸۲ہش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۲۰۰۳ء-۱۳۸۲ہش کے لئے مندرجہ ذیل اراکین خصوصی مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کی منظوری عطا فرمائی ہے- اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے- آمین

اراکین خصوصی

۱-مکرم محترم مرزا عبدالحق صاحب
۲-مکرم محترم چوہدری حمیداللہ صاحب
۳-مکرم محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب
۴-مکرم محترم چوہدری شبیر احمد صاحب

اراکینِ مجلس عاملہ

۱-مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	نائب صدر اول
۲-مکرم حافظ مظفر احمد صاحب	نائب صدر
۳-مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب	نائب صدر صفِ دوم
۴-مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب	قائدِ عمومی
۵-مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب	قائدِ تعلیم
۶-مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب	قائدِ اصلاح وارشاد
۷-مکرم مبارک احمد طاہر صاحب	قائدِ تربیت
۸-مکرم کیپٹن شمیم خالد صاحب	ایڈیشنل قائد تربیت نومبائعین
۹-مکرم منیر احمد چٹھہ صاحب	قائد تعلیم القرآن
۱۰-مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب	قائدِ اشاعت
۱۱-مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب	قائدِ ایثار
۱۲-مکرم عبدالجلیل صادق صاحب	قائدِ ذہانت وصحتِ جسمانی
۱۳-مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب	قائدِ تجنید
۱۴-مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب	قائدِ تحریکِ جدید
۱۵-مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب	قائدِ وقفِ جدید
۱۶-مکرم عبدالرشید غنی صاحب	قائدِ مال
۱۷-مکرم منور شمیم خالد صاحب	آڈیٹر
۱۸-مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب	زعیم اعلیٰ ربوہ

خاکسار
مرزا خورشید احمد
صدر مجلس انصاراللہ پاکستان

اسوہ حسنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلوق خدا سے محبت وشفقت

بچوں، ضعیفوں، سائلوں اور محروموں سے ہمدردی

(۸)

نصراللہ خاں ناصر-(ایڈیٹر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس صرف مومنوں یا نوع انسان کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مخلوق خدا کے لئے نہایت رحیم وکریم تھی آپ کی رحمت ومحبت کا دائرہ نہایت وسیع اور لامحدود تھا اللہ تعالیٰ نے اسی رحمت کو تمام دنیا و مافیہا پر محیط کیا آپ کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے نوازا!اور فرمایا"وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن-" کہ ہم نے تمہیں عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو وحلم، ہمدردی وشفقت، مسامحت اور درگزر کے واقعات سے آپ کی سیرت مبارکہ بے مثال نظر آتی ہے- دوست ودشمن مسلم وغیر مسلم بوڑھے، بچے،عورت، مرد، آقا وغلام انسان وحیوان یہاں تک کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس ابر رحمت سے فیض یاب ہورہا ہے-

رحمت وشفقت کی وسعت: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت وشفقت کی وسعت بلالحاظ مذہب وملت اور رنگ ونسل جنس کے ہے- چنانچہ آپ نے تعلیم بھی یہی دی-فرمایا"لَا تُبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا" (جامع بخاری باب الھجرۃ) ایک دوسرے پر بغض اور حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، اور اے اللہ کے بندو ایک دوسرے کے بھائی بن جاؤ-

چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی تکریم کی تعلیم رحم وشفقت کا ہی اظہار ہے حضرت عباسؓ سے روایت ہے-"لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ-" (ترمذی کتاب البر والصلۃ ماجاء فی رحمۃ الصبیان) یعنی وہ ہم میں سے نہیں ہے جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا بڑوں کی توقیر نہیں کرتا- نیکی کی تلقین نہیں کرتا اور برائی سے نہیں روکتا-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات حسنہ رحمت ورافت کے منافی یہ امور ہیں کہ جب --- چھوٹا بڑوں کی توقیر نہیں کرتا یا چھوٹے پر رحم نہیں کرتا تو ایسا شخص رافت ورحمت صحت کے اسوہ رسولؐ پر نہیں چلتا-

آپؐ نے فرمایا ''اُحبَّ للنّاس مَاتُحِبَّ لِنفسکَ تِکن مسلماً'' (جامع الترمذی باب الزھد) یعنی دوسرے لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو تم فرمانبردار بنوگے۔ اسی طرح حضرت انسؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا۔ ''لا یُومِنُ احد کم حتّٰی یحبّ للنّاس مَایُحبّ لِنفسہٖ وحتّٰی یحبّ المرءُ لایحبّہ الّا اللّٰہ عزّ وجلّ'' (مسند احمد) کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک حقیقی ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک وہ سب لوگوں کے لئے وہی محبوب نہ رکھے جو اپنے لئے رکھتا ہے جب تک وہ دوسرے کو بغیر غرض کے محض خدا کے لئے پیار نہ کرے۔

رحمت دو عالم حضرت اقدس محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود رحمت اس ساری کائنات کے لئے ہے جو اختلافِ وافتراق اور انشقاق کی تمام منفی تحریکات اور دشمنی کے جذبات کو کچل کر اللہ کے بندے بنانے کا سبق دیتا ہے اور پھر محبت کی فضا اور شفقت اور ہمدردی کے بے لوث جذبہ سے امن و وحدت کا سبق دیتا ہے اس عمومی تعلیم میں آپ کا اسوۂ بلا شبہ بے نظیر ہے مگر بچوں، ضعیفوں، سائلوں اور محروموں کے لئے تو اس اسوۂ مبارکہ زیادہ نکھار اور حُسن دکھائی دیتا ہے۔ یہ وہ طبقات ہیں جو اپنے حق یا ضرورت کے لئے کوئی اصرار بھی نہیں کرتے یا اپنا مدعا بیان نہیں کرسکتے۔ زیرنظر مضمون میں انہی طبقات کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ورحمت اور حسن واحسان بیان کرنا مقصود ہے۔

(۱) **بچوں پر شفقت**: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کے لئے نہایت شفیق اور ہمدرد تھے۔

- آپ کا معمول تھا کہ ''جب سفر سے تشریف لاتے تو راستے میں بچوں سے ملتے ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ سواری پر آگے پیچھے بٹھا لیتے اور بچوں کو ملتے تو ان کو خود سلام کہتے'' (ابوداؤد کتاب الادب)
- ''ایک دفعہ آپ کے پاس کہیں سے کپڑے آئے جن میں ایک سیاہ چادر بھی تھی آپ نے حاضرین سے کہا کہ یہ چادر کس کو دوں لوگ خاموش رہے آپ نے فرمایا ام خالد کو لاؤ۔ (اصابہ میں ہے کہ وہ اتنی چھوٹی تھیں کہ ان کو گود میں اٹھا کر لایا گیا) وہ آئیں تو آپ نے فرمایا اور دو دفعہ فرمایا پہننا اور پرانی کرنا'' اور چادر میں بیل بوٹے ان کو دکھاتے۔
- مامتا کی بچے سے محبت کا آپ پر گہرا اثر ہوتا۔ ''ایک دفعہ ایک غریب عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آئی جس کے ساتھ دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں بھی تھیں۔ اس وقت حضرت عائشہ کے پاس کچھ نہ تھا صرف ایک کھجور تھی وہی اٹھا کر اس عورت کو دے دی۔ اس نے دو ٹکڑے کئے اور دونوں کو دے دی۔ آنحضرت ﷺ باہر سے تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ سنایا آپ نے فرمایا خدا جس کو اولاد کی محبت میں ڈالے اور وہ اس کا حق بجالائے وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا'' (صحیح بخاری)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور ارادہ ہوتا ہے کہ دیر میں ختم کروں گا کہ اچانک صف سے کسی بچے کے رونے کی آواز آتی ہے تو میں نماز مختصر کر دیتا

ہوں کہ اس کی ماں کو تکلیف ہوتی ہے۔'' (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

○ آنحضرت کی یہ محبت و شفقت بلا لحاظ مذہب و عقیدہ کے تھی۔ آپ مشرکین کے بچوں پر بھی اسی طرح شفقت فرمایا کرتے تھے ''ایک دفعہ ایک غزوہ میں ایک یلغار کی زد میں آکر چند بچے مارے گئے آپ کو خبر ہوئی تو نہایت آزردہ اور غمزدہ ہوئے ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ مشرکین کے بچے تھے آپ نے فرمایا وہ بچے تم سے بہتر ہیں خبردار بچوں کو قتل نہ کرو ہر جان اللہ کی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔'' (مسند احمد جلد ۳)

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ ''جب نیا میوہ یا پھل خدمت اقدس میں آتا تو جو سب سے کم عمر بچہ ہوتا اس کو عنایت فرماتے'' (طبرانی)

○ آپؐ بچوں کو چومتے اور پیار کرتے تھے ''ایک دفعہ آپ بچوں کو پیار کر رہے تھے کہ ایک بدوی آیا اس نے کہا آپ بچوں کو پیار کرتے ہیں میرے دس بچے ہیں مگر اب تک میں نے کسی کو پیار سے بوسہ نہیں دیا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اگر تمہارے دل سے محبت چھین لے تو میں کیا کروں'' (صحیح بخاری و مسلم)

○ حضرت جابرؓ بن سمرۃ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ''ایک دفعہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر آپؐ اپنے گھر کی طرف چلے تو میں بھی ساتھ ہولیا کہ دوسری طرف سے چند اور لڑکے نکل آئے آپ نے سب کو پیار کیا اور مجھے بھی پیار کیا۔'' (مسلم کتاب الادب)

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دل میں ہمیشہ نرمی اور رحم کے جذبات موجزن رہتے۔ حضرت مالک بن حویرثؓ ایک وفد میں حضرت اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بیس دن تک مجلس نبوی میں شرکت کا موقع ملا۔ فرماتے تھے کَانَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَحِيماً رَقِيْقاً'' (صحیح بخاری باب رحمة الناس) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مزاجاً اور عملاً) رحیم اور نرم دل کے تھے۔

○ حضرت زینبؓ کا بچہ وفات کے قریب تھا انہوں نے آپؐ سے آنے کے لئے عرض کیا آپؐ تشریف لے گئے حضرت سعدؓ بن عبادہ، حضرت معاذؓ بن جبل، حضرت ابیؓ بن کعب، حضرت زیدؓ بن ثابت بھی ساتھ تھے۔ بچے کو اٹھا کر حضورؐ کے سامنے لایا گیا جو دم توڑ رہا تھا تو بے اختیار آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ حضرت سعدؓ کو تعجب ہوا کہ ''یا رسول اللہ یہ کیا؟ فرمایا خدا ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں'' (صحیح بخاری۔ باب المرضیٰ)

○ آپؐ چھوٹے بچوں کے ساتھ ظرافت سے پُر شفقت کا سلوک فرمایا کرتے ''حضرت انسؓ کے چھوٹے بھائی کا نام ابو عمیر تھا انہوں نے کم سنی میں ایک ممولا پال رکھا تھا اتفاق سے وہ ممولا مر گیا ابو عمیر کو بہت رنج ہوا آپ نے ان کو غمزدہ دیکھا تو فرمایا ''يَا اَبَا عُمَيرِ مَا فَعَلَ النُّغَيرِ'' (صحیح بخاری) اے ابو عمیر تمہارے ممولے نے کیا کیا۔'' گویا آپ بچوں کے ساتھ

بے تکلف بھی تھے۔

○ ہجرت کے موقع پر جب آپؐ کا ورود مدینہ میں ہوا تو اس وقت ''انصار کی چھوٹی چھوٹی لڑکیاں خوشی سے دروازوں سے نکل نکل کر گیت گا رہی تھیں "طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوِدَاعِ" یعنی ہم پر ثنیہ کی طرف سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے۔ جب آپؐ کا گزر ہوا تو فرمایا! اے بچیو! تم مجھے پیار کرتی ہو سب نے کہا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا میں بھی تمہیں پیار کرتا ہوں۔'' (بخاری باب الہجرۃ)

○ آنحضرتؐ نے بچہ جو فطرتِ صحیحہ پر دنیا میں آتا ہے اس کو بڑی عظمت و وقار کا موجب قرار دیا ہے۔ اس کے ساتھ پیار و محبت اور شفقت دراصل اُسے عظمت کا مستحق قرار دئے جانے کی غرض سے ہے اور اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ میں بھی یہی تعلیم دی گئی کہ وہ کمزور طبقہ جو آنے والی نسل و قوم کے لئے طاقت و وقار کا باعث بننے والی ہے۔ اس کی محبت و شفقت سے نشو و نما کی جائے۔

(جہاں آپؐ کی اولاد اور حضرت فاطمہؓ ان کے صاحبزدگان سیدنا حسنؓ اور سیدنا حسینؓ اور آپ کے بیٹے حضرت ابراہیمؓ سے محبت اور پیار کا تعلق ہے اس بارہ میں گذشتہ مضمون میں واقعات پہلے گزر چکے ہیں۔ ایسے بکثرت واقعات اسوۂ رسولؐ میں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔)

غریبوں، کمزوروں کے ساتھ محبت و شفقت: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں میں امیر بھی تھے اور غریب بھی تھے مگر آپؐ کی غریبوں کے ساتھ غیر معمولی موانست اور ہمدردی تھی۔ دولت مند اور فاقہ مست غرباء کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ تھا۔ اصحاب صفّہ کے ساتھ شفقت ان کے دلوں میں ڈھارس بندھانے کا باعث تھی۔ چند اکابر قریش کی موجودگی میں ایک نابینا حضرت عبداللہؓ بن مکتوم آئے (اس واقعہ کا تذکرہ قرآن مجید کی سورۃ عبس میں پایا جاتا ہے۔) جب روسائے قریش کے ساتھ برابری اور مساوات کا سلوک ان کو ناگوار گذرا تھا تو حضرت ام کلثوم کی دلجوئی اور وقار کو قائم کیا گیا۔

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدائی ایمان لانے والے غرباء ہی تھے اور یہی سابقین جاں نثار و وفا شعار تھے جن کی آپ کے دل میں بڑی قدر و عظمت تھی۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بافراغت صحابی تھے ان کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا کہ ''تم کو جو فراغت اور روزی میسر ہے وہ ان ہی غریبوں کی بدولت آئی ہے'' (مشکوۃ باب فضل الفقراء) اسی طرح حضرت اسامہ بن زید سے فرمایا ''میں نے درخت پر کھڑے ہو کر دیکھا کہ زیادہ تر غریب اور مفلس لوگ اس میں داخل ہیں'' (ایضا)

○ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ ''ایک دفعہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا تھا اور غریب مہاجر لوگ ایک طرف حلقہ باندھے بیٹھے تھے اس وقت آپ تشریف لائے اور اسی حلقہ احباب میں مل بیٹھے یہ دیکھ کر میں بھی اپنی جگہ سے

اٹھا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا آپ نے فرمایا فقرائے مہاجرین کو بشارت ہو کہ وہ دولتمندوں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ یہ سن کر غریب مہاجرین کے چہرے خوشی سے چمک اٹھے اور مجھے حسرت ہوئی کہ کاش میں بھی ان ہی میں ہوتا۔'' (مسند دارمی)

○ آنحضرتؐ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ''اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ۔ مسکین اٹھا اور مسکینوں کے ساتھ ہی میرا حشر ہو حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ یہ کیوں۔ فرمایا اس لئے کہ یہ دولتمندوں سے پہلے جنت میں جائیں گے پھر فرمایا اے عائشہ! کسی مسکین کو اپنے دروازے سے نامراد نہ لوٹاؤ گو چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اے عائشہ غریبوں سے محبت رکھو اور انہیں اپنے سے نزدیک کرو تو خدا بھی تم کو اپنے سے نزدیک کرے گا۔'' (مشکوٰۃ باب فضل الفقراء)

○ عوالی میں ایک عورت رہتی تھی۔ وہ بیمار پڑی اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس عورت کی وفات ہو جائے تو میں اس کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ اس عورت کا رات گئے انتقال ہو گیا جب اس کا جنازہ تیار کر کے لایا گیا تو اس خیال سے صحابہ نے آپ کو تکلیف نہ دی اور رات کو ہی اسے دفن کر دیا۔ صبح آپؐ نے دریافت فرمایا۔ لوگوں نے واقعہ جنازہ و تدفین کا ذکر کیا۔ آپ یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور صحابہ کو ساتھ لے کر اس کی قبر پر دوبارہ نماز جنازہ ادا کی۔'' (سنن نسائی کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ فی اللیل)

○ ایک حبشی مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا وہ انتقال کر گیا تو لوگوں نے آنحضرتؐ کو خبر نہ دی۔ ایک دن آپؐ نے اس کا حال دریافت فرمایا لوگوں نے کہا کہ وہ تو انتقال کر گیا۔ ارشاد فرمایا تم نے مجھے خبر نہ دی لوگوں نے معمولی رنگ میں ذکر کیا کہ اس کے مرنے کی خبر کی جاتی۔ آپؐ نے اس کی قبر دریافت کی اور جا کر جنازہ کی نماز پڑھی۔'' (بخاری کتاب الجنائز)

سائلوں اور محروموں سے شفقت و محبت: غریب لوگ اور کمزور محتاج ایک طرح سے مساکین میں بھی شمار ہوتے ہیں اور محروم بھی، بوجہ اس کے کہ "لَا یَسْئَلُوْنَ الْحَافًا" کہ وہ لپٹ لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔ مگر بعض خوش لباس ہونے کے محروم یا شرم و حیا کے باعث سوال نہ کرنے کے باعث یا زبان سے محرومیت یا اس قوم کی زبان نہ جاننے کی وجہ سے یا بے زبان جانور محروم کی ذیل میں آتے ہیں۔ ایسے سائلوں اور محروموں کے ساتھ بھی محبت و شفقت کا سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا وَفِیْ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ کہ سائلوں اور محروموں کے لئے بھی ان کے اموال میں حصہ ہے۔ سائل و محروم کے وسیع تر مفہوم کو آنحضرتؐ کا اسوہ متعین کرتا ہے۔ گاہے گاہے اس مضمون میں اسوۂ رسول کو پیش کیا جا چکا ہے مگر یہاں قدرے تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

سائل خواہ زبان حال سے ہو یا زبان قال سے، خواہ انسان ہو یا غیر انسان خدا تعالیٰ کی مخلوق ہو۔ قرآن کریم نے یہ تعلیم دی ہے کہ اسے اس کی ضروریات سے محروم نہ رکھا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی اسوۂ مبارکہ ہے کہ

آپ نے سائل و محروم سے محبت و شفقت دکھائی اور اسی امر کی تلقین کی۔

○ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ دیکھا جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے کمر سے لگ چکا تھا اسے دیکھ کر آپ نے فرمایا ان بے زبان جانوروں کے متعلق خدا سے ڈرو۔ ان پر سواری بھی اس وقت کرو جب یہ تندرست ہوں اور ان کا گوشت بھی اس وقت کھاؤ جب یہ صحت مند ہوں۔'' (سنن ابوداؤد کتاب الجہاد)

○ ''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں ایسے اونٹ پر سوار ہوئی جو اڑیل تھا اور مجھے تنگ کر رہا تھا تو میں نے ادھر اُدھر دوڑانا شروع کر دیا۔ آنحضرتؐ نے دیکھا تو فرمایا نرمی اختیار کرو کیوں جہاں سے نرمی اٹھ جاتی ہے وہ چیز بدنما ہو جاتی ہے۔

○ آنحضرتؐ ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ آنحضرتؐ کو دیکھ کر بلبلایا اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپؐ نے شفقت سے اس کے بدن پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے دریافت کیا کہ یہ اونٹ کس کا ہے۔ ایک انصاری نے بتایا یہ اونٹ میرا ہے فرمایا۔ اس اونٹ نے (زبان حال سے) میرے سامنے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس کی طاقت سے بڑھ کر کام لیتے ہو خدا نے تمہیں اس کا مالک بنایا ہے اس کے بارہ میں خدا سے ڈرو۔

○ ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سفر میں آنحضرتؐ کے ساتھ ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے بھی تھے ہم نے اس کے بچے اٹھا لئے تو چڑیا ہمارے قریب آ کر پھڑ پھڑانے لگی۔ آنحضرتؐ نے دیکھا تو فرمایا اس چڑیا کو کس نے تکلیف دی ہے۔ اس کے بچے واپس رکھ دو اسی طرح آنحضرتؐ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے جلا دیا گیا تھا آپ نے فرمایا لہ رَبُّ النَّار یعنی اللہ کے سوا کسی کو آگ کا عذاب دینے کا اختیار نہیں۔'' (سنن ابوداؤد کتاب الادب)

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ ہم سفر نے ایک پرندے کا انڈہ اٹھا لیا۔ پرندہ آیا اور آنحضرتؐ کے اوپر بے چینی کے ساتھ اڑنا شروع کیا۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کس نے انڈہ اٹھایا ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اس کا انڈہ اٹھایا ہے۔ فرمایا اس پر رحم کرو اور انڈہ وہیں رکھ دو۔'' (الادب المفرد)

○ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک عورت نے بلّی کو باندھا اور کچھ کھانے پینے کو نہ دیا یہاں تک کہ بھوک کی وجہ سے وہ مر گئی اس وجہ سے وہ عورت جہنم میں ڈال دی گئی۔'' (الادب المفرد)

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص چادر سے ڈھانکے ہوئے ایک پرندے کے بچے لایا۔ درختوں کے جھنڈ سے اڑتی ہوئی بچوں کی مادہ آئی آپؐ نے فرمایا۔ بچوں کے اوپر سے چادر اٹھاؤ۔ جب اس نے چادر اٹھائی مادہ اوپر بیٹھ گئی۔ تو اسے بھی چادر میں لپیٹ دیا گیا۔ آپ نے فرمایا انہیں نیچے رکھ دو۔ بچوں کو الگ (باقی صفحہ ۴۴ پر)

انصار بھائیوں کے نام

(چوہدری شبیر احمد صاحب سلمان رکن خصوصی مجلس عاملہ)

اَے مرے انصارِ دیں حق کی اعانت کے لئے
کمر ہمت باندھ لو احیاء ملت کے لئے

سالِ نو میں گامزن رہنا ہے تم کو تیز تر
پہلے سے بڑھ کر دکھاؤ جوش خدمت کے لئے

استقامت کی کرامت کا جہاں محتاج ہے
منتخب تم ہی ہوئے ہو اس کرامت کے لئے

تم کو حاصل ہے امامت طاہر محمود کی
جایئے جانا پڑے جس جا بھی دعوت کے لئے

دین کے انصار ہو عہدِ وفا مت بھولنا
مال و جاں قرباں کرو حق و صداقت کے لئے

بستی بستی میں کہو جَاءَ الْمَسِیْح جَاءَ الْمَسِیْح
لے کے دامن میں شفا بیمارِ ملت کے لئے

اُخْرِجَتْ لِلنَّاس کے تم ہو مخاطب دوستو
چُن لیا تم کو خدا نے دیں کی نصرت کے لئے

آج تم ہی ہو فقط انصارِ دیں اس دور میں
وقف رکھو اپنے صبح و شام خدمت کے لئے

عبرانی کیسے سیکھی

مرسلہ: مکرم مبارک احمد ظفر صاحب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصول علم کو ایک فریضہ قرار دیا ہے۔ بچپن سے بڑھاپے کی عمر تک کوئی وقت بھی ملے اور جہاں سے بھی علم میسر آئے اس کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ رفقائے احمدؑ نے اس مقصد کے لئے کیا کیا جتن اختیار کئے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب...... اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:۔

''عرصہ ملازمت لاہور میں تقریباً ہر اتوار کو قادیان آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں آیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک کتاب تیار کر رہے تھے۔ جس میں آپ ثابت کر رہے تھے کہ عربی زبان ام السنہ اور مکہ معظمہ ام القریٰ ہے۔ تمام زبانیں ثابت کر چکے تھے صرف عبرانی باقی رہتی تھی۔

حضور نے مجھے فرمایا کہ آپ عبرانی زبان پڑھیں۔ تا کہ میں اس کتاب کو ختم کر سکوں۔ حضور کا حکم سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ خدا نے خدمت کا موقعہ دیا۔ جب میں لاہور واپس گیا۔ تو عبرانی دان کی تلاش کی مگر کسی کا پتہ نہ ملا۔ بمشکل تمام مجھے یہ معلوم ہوا کہ یہاں انارکلی کی سرائے کے سامنے ایک یہودن طوائف جو شاید عبرانی جانتی ہو۔ مگر میں نے اس طوائف کے گھر جانا پسند نہ کیا۔ قادیان آنے پر پہلے حضرت مولوی نور الدین...... سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ مفتی صاحب! کوئی یہودی ملا؟

میں نے عرض کی کہ تلاش تو بہت کی مگر ایک یہودی طوائف کے علاوہ اور کسی کا پتہ نہ چلا اور طوائف کے ہاں جانا مجھے گوارا نہ ہوا۔

لاہور آ کر میں اس یہودن طوائف کے یہاں پہنچا۔ جس کا نام تفاحہ (سیب) تھا اور جو بغداد کی رہنے والی تھی۔ عربی میں گفتگو کرتی تھی۔ میں نے جب اس سے اپنا مطلب ظاہر کیا تو کہنے لگی عنقریب میرا ایک عزیز یہاں آنے والا ہے جو اچھی طرح عبرانی زبان سے واقف ہے۔ آپ مجھے اپنا ایڈریس دے جائیں اس کے آنے پر آپ کو اطلاع کر دوں گی۔

چند دن بعد وہ شخص آ گیا۔ میں اس کے جائے قیام پر پہنچا اور ملاقات کی۔ اس نے اپنا نام سلمان بتایا اور وعدہ کیا کہ میں آپ کو عبرانی پڑھا دوں گا۔ تھوڑے ہی دنوں میں مَیں نے عبرانی میں مہارت حاصل کر لی اور اسے تبلیغ شروع کر دی۔ وہ میرے ساتھ قادیان آ گیا اور حضور کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ عبرانی کے الفاظ حضور کی خدمت میں عرض کئے حضور نے اسے بھی ثابت کیا کہ یہ زبان بھی عربی سے نکلی ہے۔'' (لطائف صادق صفحہ ۱۴۰۔۱۴۱)

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی ماموریت کا بائیسواں سال

۱۹۰۳ء کے اہم واقعات اور تائیدات الٰہیہ پر ایک نظر

○ اہم واقعات ○ اہم تصانیف ○ بیعتیں

از: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

سال ۱۹۰۳ء حضرت اقدس (مسیح موعودؑ) بانی سلسلہ احمدیہؑ کی ماموریت کا بائیسواں سال ہے۔ اس سال کے حالات و واقعات میں بھی آسمانی تائید و نصرت کا ایمان افروز سلسلہ نظر آتا ہے۔ حضرت اقدس کے خلاف مقدمات اور ان میں آپ کی بریت، مخالفین کی ناکامی اور رسوائی، سفر جہلم میں غیر معمولی برکات کا ظہور، مولانا ثناء اللہ امرتسری کی ''تحقیق حق''، تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح، حضرت صاحبزادہ عبداللطیف...... کی راہِ مولیٰ میں قربانی اور دیگر متفرق اہم واقعات اور رویاء وکشوف سے متعلق امور ملتے ہیں جن کا ایک اجمالی خاکہ ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے۔

(۱) مولوی کرم دین صاحب کے مقدمات۔ پہلا مقدمہ: مولوی کرم دین صاحب ساکن بھیں ضلع جہلم نے حضرت مسیح موعودؑ اور حکیم فضل دین صاحب (مالک مطبع ''ضیاء الاسلام پریس'' قادیان) کے نام خطوط لکھے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کی کتاب ''سیف چشتیائی'' دراصل مولوی محمد حسن فیضی کے درج کردہ نوٹس ہیں اور یہ علمی سرقہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ خطوط اپنی تصنیف ''نزول المسیح'' میں درج فرما دیئے۔ اسی طرح ایڈیٹر صاحب ''الحکم'' نے بھی ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء کے اپنے ایک مضمون میں ان خطوط کی نقول درج کر دیں۔ جب پریس میں ان خطوط کی اشاعت ہوئی تو مولوی کرم دین صاحب صاف مکر گئے اور ''سراج الاخبار'' جہلم میں ۶/اکتوبر اور ۱۳/اکتوبر ۱۹۰۲ء کو اپنا ایک مضمون شائع کیا اور اس میں لکھا کہ یہ خطوط جعلی ہیں۔ نیز لکھا کہ میں نے مرزا صاحب کی اہلیت کی آزمائش کے لئے ان کو دھوکہ دیا اور خلاف واقعہ خطوط لکھے اور لکھوائے۔

جب مولوی کرم دین صاحب کی طرف سے ایک ماہ تک اپنے مضمون کی تردید شائع نہ ہوئی تو حکیم فضل دین صاحب نے اور شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر ''الحکم'' نے مولوی کرم دین صاحب کے خلاف دھوکہ دہی، سرقہ اوراق ''نزول المسیح'' اور ازالہ حیثیت عرفی کے تین استغاثے دائر کر دیئے۔

ان استغاثوں کے جواب میں مولوی کرم دین صاحب نے بھی رائے سنسار چند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر مجسٹریٹ درجہ اول جہلم کی عدالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مولوی عبداللہ کشمیری صاحب اور شیخ یعقوب علی

صاحب عرفانی کے نام ازالہ حیثیت عرفی کا استغاثہ اس بنیاد پر دائر کر دیا کہ میرے بہنوئی مولوی محمد حسن فیضی متوفی کی سخت توہین کی گئی ہے۔ اس مقدمہ پر حضرت اقدس اور دوسرے رفقاء کے نام وارنٹ جاری ہوئے اور عدالت میں پیشی کی تاریخ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی۔ اس مقدمہ کے سلسلہ میں آپ نے ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان سے براستہ امرتسر، لاہور جہلم تشریف لے گئے اور عدالت میں پیشی کے بعد ۱۸ جنوری ۱۹۰۳ء کو جہلم سے واپسی کا سفر اختیار کیا۔ ایک دن لاہور ٹھہر کر واپس قادیان تشریف لائے۔ ۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء کو عدالت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بری کر دیا اور مولوی کرم دین صاحب کے استغاثہ جات خارج کر دیئے۔ اس مقدمہ اور اس سلسلہ میں دیگر واقعات کی تفصیل تاریخ احمدیت جلد ۲ کے نئے ایڈیشن صفحہ ۲۶۱ تا ۲۶۹ پر موجود ہے۔

دوسرا مقدمہ: مولوی کرم دین صاحب نے پہلے مقدمہ میں ناکامی کے بعد ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم فضل دین صاحب کے خلاف دوسرا فوجداری مقدمہ رائے سنسار چند صاحب مجسٹریٹ جہلم ہی کی عدالت میں دائر کر دیا اس مقدمہ کی بنیاد پر ''مواہب الرحمٰن'' میں ان کے لئے کذاب، لئیم اور بہتان عظیم جیسے الفاظ استعمال ہونے پر تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت اقدسؑ کو اس مقدمہ میں بھی انجام کار کامیاب رہنے کی بشارات دیں۔ یہ مقدمہ ۲۹ جون ۱۹۰۳ء کو منتقل ہو کر گورداسپور میں ایک متعصب آریہ لالہ چندو لال بی اے مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں آ گیا۔ ۱۸/ اگست ۱۹۰۳ء کو گورداسپور میں پیشی تھی۔ خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر کی معرفت عدالت میں آپ کی اصالتاً حاضری کو معارف کرنے کی درخواست دی گئی۔ جو منظور نہ ہوئی جس پر عدالت میں پیشی کے لئے ۱۳/ جنوری ۱۹۰۴ء کو گورداسپور تشریف لے گئے۔ ۱۴ جنوری کو ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کی بنا پر حاضری عدالت سے ایک ماہ کی اجازت ملی اور آپ واپس قادیان تشریف لے آئے۔

لالہ چندو لال کا رویہ انتہائی مخالفانہ تھا۔ یہ شخص جلد ہی الٰہی گرفت میں آ گیا۔ پہلے تو موجودہ عہدہ سے معزول ہوا۔ پھر پنشن پا کر لدھیانہ آ گیا۔ ان کی جگہ مہتہ آتمارام مجسٹریٹ آیا۔ اس شخص نے بھی انتہائی ظالمانہ طریق اختیار کیا۔ حضرت اقدس کو دو ماہ تک گورداسپور میں اسی وجہ سے قیام کرنا پڑا لالہ آتمارام نے ہزار جتن کئے کہ کسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چند دن قید میں رکھ سکے لیکن خدا تعالیٰ نے اسے بھی ناکام و نامراد رکھا اور طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کر دیا گیا۔ اس مقدمہ میں آخر کار ۷ جنوری ۱۹۰۵ء کو ڈویژنل جج صاحب امرتسر کی عدالت سے حضورؑ باعزت بری کر دیئے گئے اور جو جرمانہ لالہ آتمارام کی عدالت سے ہوا تھا وہ بھی واپس ہو گیا۔ (خلاصہ از تاریخ احمدیت جلد ۲ نیا ایڈیشن صفحہ ۲۷۸ سے ۲۹۵)

حضرت اقدسؑ کے سفر جہلم پر ایک صدی ہونے کو ہے۔ آپ کے اس سفر کو اللہ تعالیٰ نے بڑی برکتوں کا باعث بنایا اور سینکڑوں احباب نے قرب و جوار سے خصوصاً ضلع جہلم گجرات کے مقامات اور پوٹھوہار کے علاقہ سے سلسلہ احمدیہ میں

شامل ہونے کی توفیق پائی - اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ جہلم ایک پروگرام ترتیب دے رہی ہے - ماہنامہ انصار اللہ بھی مناسب موقع پر قدرے تفصیلاً صدی قبل وقوع پذیر ہونے والے حالات و واقعات اور علاقہ کی موجودہ جماعتی ترقی سے آگاہ کرے گا -

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر کی قادیان آمد: اس واقعہ کے بارہ میں اخبار البدر اور الحکم نے تذکرہ کیا کہ: ''اعجاز احمدی' میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو دعوت دی تھی کہ وہ ''تحقیق کے لئے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیش گوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک سو روپیہ ان کی نذر کریں گے ...... اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دیں گے اور کل پیش گوئیوں کی پڑتال کرنی ہو گی تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جائے اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا'' ساتھ ہی حضورؑ نے یہ پیش گوئی فرمائی کہ وہ '' قادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیش گوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق ان کے لئے موت ہوگی -''

چنانچہ وہی کچھ ہوا جس کی خبر آپ نے قبل از وقت دے دی تھی - اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۱۰ر جنوری ۱۹۰۳ء کو حضور کو اطلاع دیئے بغیر بٹالہ سے دو تین سپاہیوں کی معیت میں قادیان آئے اور آریہ سماج کے مندر میں ٹھہرے ....'' (بدر ۲۲ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

مغرب کے وقت ایک قاصد نے مولوی صاحب کا یہ رقعہ حضورؑ کی خدمت میں پیش کیا کہ '' خاکسار حسب دعوت آپ کے مندرجہ '' اعجاز احمدی'' صفحہ ۱۱ و ۲۳ قادیان میں اس وقت حاضر ہے ......'' (الحکم ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

قطع نظر اس امر کے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا آریہ سماج مندر میں قیام کرنا خود یہ واضح کر رہا تھا کہ ان کو حضرت اقدسؑ سے کتنا ذاتی بغض و عناد ہے لیکن ان کی اس تحریر نے صاف واضح کر دیا کہ ان کا قادیان آنا حضورؑ کی دعوت کے قبول کرنے کے نتیجہ میں نہیں تھا کیونکہ حضورؑ نے اپنی دعوت میں صاف طور پر دو باتیں لکھی تھیں - اول مولوی صاحب موصوف تمام پیش گوئیوں کی تحقیق کے لئے قادیان آئیں (مناظرہ کے لئے نہیں کیونکہ حضورؑ خود ''انجام آتھم'' میں اس سے ہمیشہ کے لئے دستکش ہونے کا اعلان کر چکے تھے) دوم - مولوی صاحب تحقیق سے قبل لکھ دیں کہ وہ منہاج نبوت کو تسلیم کرتے ہیں - لیکن مولوی صاحب نے ان دو امور کی صریحاً خلاف ورزی کی اور وہ تحقیق کی بجائے مناظرہ کے لئے پہنچے جیسا کہ ان کے سیرت نگار نے اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے - '' مولانا کب چوکنے والے تھے فوراً قادیان پہنچ گئے اور مرزا صاحب کو اطلاع بھجوا دی کہ بندہ حاضر ہے مناظرہ کے لئے میدان میں آیئے -'' (سیرت ثنائی صفحہ ۳۱۶ - ۳۱۷ از مولوی عبد المجید سوہدری)

ان حالات میں حضرت اقدسؑ کا مولوی ثناء اللہ صاحب کے رقعہ کا جواب دینا اور ان کو مخاطب کرنا اصولاً یا اخلاقاً کسی طرح واجب نہیں تھا مگر باوجود اس غم کے جو مولوی صاحب کے آریہ سماج کے ہاں قیام کے باعث آپ کو پہنچا تھا آپ

نے دوسرے دن صبح ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء کو جوابی خط لکھا۔

''میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگرچہ آپ نے اپنے اس رقعہ میں دعویٰ تو کر دیا ہے کہ میں طالب حق ہوں مگر مجھے تامل ہے کہ اس دعویٰ پر آپ قائم رہ سکیں۔ کیوں کہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ہر ایک بات کو کشاں کشاں بیہودہ اور لغو مباحثات کی طرف لے آتے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کروں گا سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے وہ یہ ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنے کے لئے اول یہ اقرار کر دیں کہ آپ منہاج نبوت سے باہر نہیں جائیں گے اور وہ اعتراض نہ کریں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یا حضرت عیسیٰ یا حضرت موسیٰ یا حضرت یونسؑ پر عائد ہوتا ہے اور اس حدیث اور قرآن کی پیش گوئیوں پر زد نہ پڑتی ہو۔ دوسری شرط یہ ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے ہرگز مجاز نہ ہوں گے صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں کہ میرا یہ اعتراض ہے پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جائے گا...... تیسری شرط یہ ہے کہ ایک دن میں صرف ایک ہی اعتراض آپ پیش کریں گے کیوں کہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے......'' (الحکم ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۶-۷)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس معقول طریق تحقیق کے جواب میں جو رقعہ لکھا اس میں انہوں نے حضورؑ کی پیش کردہ کوئی شرط بھی تسلیم نہ کی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب اس معقول جواب پر قادیان سے چلے گئے اور ''فتح قادیان'' کے نام سے ایک پمفلٹ شائع کیا جس میں لکھا کہ مرزا صاحب نے خود ہی دعوت مناظرہ دی تھی اور خود ہی الہام کا بہانہ بنا کر انکار کر دیا۔ انہوں نے اپنے پمفلٹ میں ''اعجاز احمدی'' (صفحہ ۱۱، ۲۳) کے اقتباس بھی شامل کئے مگر وہ تمام فقرات جن میں دعوت کی شرائط یعنی تحقیق حق اور منہاج نبوت کا ذکر تھا۔ عمداً حذف کر دیئے اور ثابت کر دیا کہ ان کا جانا تحقیق حق کی خاطر نہیں تھا''

(تاریخ احمدیت جلد ۲ نیا ایڈیشن صفحہ ۲۷۲-۲۷۳)

(۳) بیت الدعا کی تعمیر: بچپن ہی سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو عبادت، ذکر الٰہی اور دعاؤں کا شوق تھا۔ دعاؤں میں زیادہ زیادہ سے مصروف رہنے کے لئے آپ نے بیت الفکر کے ساتھ ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء کو ایک کمرہ کی بنیاد رکھی اور اس کا نام بیت الدعا تجویز فرمایا۔ (البدر ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱ کالم ۱)

(۴) تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح: مدرسہ تعلیم الاسلام جس کا آغاز یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو پرائمری سکول سے ہوا تھا فروری ۱۹۰۰ء میں ہائی سکول بنا۔ تین سال بعد کالج بنا دیا گیا۔ ۲۸ مئی ۱۹۰۳ء کو سیدھے سادھے طریق پر اس کالج کے افتتاح کا پروگرام ایک جلسہ کی صورت میں ہوا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو کہ بوجہ ناسازی طبیعت خود تشریف نہ لا سکے) کا پیغام حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا۔ یہی پیغام جلسہ کی افتتاحی تقریر تھی۔ پیغام یہ تھا کہ میں

اس وقت بیمار ہوں حتیٰ کہ چلنے سے بھی معذور ہوں لیکن وہاں حاضر ہونے سے بہت بہتر کام یہاں کرسکتا ہوں کہ ادھر جس وقت افتتاح کا جلسہ ہوگا میں بیت الدعا میں جا کر دعا کروں گا اس پیغام کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی - اولاً کالج کے ڈائریکٹر حضرت نواب محمد علی خاں صاحب نے مختصر سی تقریر فرمائی پھر حضرت مولانا نورالدین صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا - آپ کی تقریر میں اس بات پر زور دیا گیا کہ کالج سے دینی و دنیوی تربیت حاصل کی جائے - فضل خدا کا سایہ حاصل کرو کتاب یعنی قرآن کریم دستور العمل ہو - پھر کرہ زمین پر عزت سے زندگی بسر کرو - آپ کے خطاب کے بعد مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب نے نظمیں پڑھیں - بعد ازاں دُعا پر یہ تقریب ختم ہوئی - (البدر ۵ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۴ - ۱۵۵ ایضاً ۱۹ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲ ایضاً ۲۶ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۷۶)

کالج کے سٹاف اور طلبہ میں حضرت اقدسؑ کے وہ ابتدائی چند رفقاء تھے جنہیں سلسلہ احمدیہ کی شاندار خدمات کی توفیق ملی - (تفصیل اخبار الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۳ء میں ہے)

(۵) حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کی راہ مولیٰ میں قربانی: ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو کابل میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب نے راہ مولیٰ میں جان کی قربانی دی - ان سے پہلے کابل میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو بھی احمدی ہونے کی وجہ سے ایسی ہی قربانی کی توفیق ملی - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو برسوں قبل ان دو مظلوموں کے بارہ میں خبر بذریعہ الہام شاتان تذبحان و کل من علیھا فان کے الفاظ میں دی گئی تھی - جس کا ذکر براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۸۸ پر موجود ہے - اس عظیم قربانی کی تفصیل ماہنامہ کے کسی آئندہ شمارہ میں دی جائے گی -

(۶) صاحبزادہ مرزا محمود احمد...... کی شادی: اکتوبر ۱۹۰۲ء میں آپ کا نکاح حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین...... کی دختر نیک اختر (حضرت) سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ سے رڑکی میں ہوا اور وسط اکتوبر ۱۹۰۳ء میں شادی ہوئی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ڈاکٹر صاحب کو قبل ازیں رشتہ کی تحریک فرمائی تو لکھا کہ:

''اس رشتہ پر محمود بھی راضی معلوم ہوتا ہے اور گو ابھی الہامی طور پر اس بارے میں کچھ معلوم نہیں...... مگر محمود کی رضامندی ایک دلیل اس بات پر ہے کہ یہ امر غالباً واللہ اعلم جناب الٰہی کی رضامندی کے موافق انشاء اللہ ہوگا -''

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۵۵)

حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب...... نے شادی پر بمبئی سے ایک ٹوپی اور اوڑھنی کا تحفہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں بھیجا تھا - ٹوپی پر مصلح موعود سے متعلق یہ الہام درج تھا - فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت سیٹھ صاحب...... دوسرے اکابر صحابہ کی طرح اس

وقت بھی حضرت خلیفہ ثانی کے مصلح موعود ہونے کا یقین رکھتے تھے۔

(۷) نواب عبدالرحیم صاحب کی شفایابی کا معجزہ: ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۳ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے عبدالرحیم صاحب (ابن حضرت نواب محمد علی خاں صاحب......) کی شفایابی کا معجزہ ظاہر ہوا جس کی تفصیل یہ ہے کہ نواب عبدالرحیم صاحب سخت بیمار ہو گئے چودہ روز مسلسل بخار رہا اور حواس میں فتور اور بے ہوشی رہی آخر نوبت احتراق تک پہنچی۔ حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کو ہر روز دعا کے لئے عرض کی جاتی تھی اور حضور دعا کرتے تھے کہ اس روز حضور کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ عبدالرحیم صاحب کی زندگی کے آثار اچھے نظر نہیں آتے حضور نے تہجد میں دعا کی تو خدا کی وحی سے آپ پر کھلا کہ ''تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر۔''

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب......کا بیان ہے کہ ''میرے آقا...... نے بالمواجہ مجھے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ کی یہ وحی نازل ہوئی تو مجھ پر حد سے زیادہ حزن طاری ہوا۔ اس وقت بے اختیار میرے منہ سے نکل گیا کہ یاالٰہی اگر یہ دعا کا موقعہ نہیں تو میں شفاعت کرتا ہوں اس کا موقعہ تو ہے۔ اس پر معاً وحی نازل ہوئی۔ یسبح له من فی السموٰت و من فی الارض من ذالذی یشفع عنده الا باذنه۔ اس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا اور مجھ پر سخت خوف اور ہیبت طاری ہوئی کہ میں نے بلا اذن شفاعت کی ہے۔ ایک دو منٹ کے بعد پھر وحی ہوئی۔ انک انت المجاز۔ یعنی تجھے اجازت ہے۔ اس کے بعد حالاً بعد حال عبدالرحیم صاحب کی صحت ترقی کرنے لگی اور اب ہر ایک جو دیکھتا اور پہچانتا تھا اسے دیکھ کر خدا تعالیٰ کے شکر سے بھر جاتا اور اعتراف کرتا کہ لاریب مردہ زندہ ہوا ہے'' (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹-۲۳۰)

(۸) ایک نہایت اہم رویاء: ۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ خواب اطلاع دی کہ مستقبل میں روسی حکومت کا عصا آپ کی جماعت کو دیا جانا مقدر ہے۔ حضورؑ نے اس رؤیا کی تفصیل بایں الفاظ بیان فرمائی۔

''دیکھتا ہوں کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں ہے اور ایک عجیب سیاہ رنگ کا ہے جیسے انگریزی کارخانوں میں روغنی چیزیں بہت عمدہ اور نفیس بنا کرتی ہیں اور یہ حصہ اس کا لوہے کا ہے۔ اس سونٹے میں ایک یا دونالی بندوق کی بھی ہیں لیکن اس ترکیب سے بنی ہوئی ہیں کہ سونٹے میں مخفی ہیں اور جب چاہو تو اس سے کام بھی لے سکتے ہیں۔''

(البدر ۶ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

''پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا اس کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے۔ بوعلی سینا بھی پاس ہی کھڑا ہے اور اس تیر کمان سے میں نے ایک شیر کو بھی شکار کیا۔'' (الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ کالم ۳)

یہ عظیم پیش گوئیاں کب اور کس شکل میں پوری ہونے والی ہیں؟ یہ خدا کے علم میں ہے۔ حال کا مورخ اس بارہ میں

اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

(۹) صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کی ولادت: ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء کو ۴ بجے صبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی جس کا نام امۃ النصیر رکھا گیا۔

صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کی ولادت سے قبل حضورؑ کو الہام ہوا کہ "غاسق اللہ" جس کے معنی یہ تھے کہ جو بچہ پیدا ہونے والا ہے وہ زندہ نہ رہے گا۔ یہ متوحش الہام آپ کو صاحبزادی کے پیدا ہونے سے قریباً چار گھنٹے پیشتر بوقت بارہ ایک بجے شب ہوا جس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اٹھ کر مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی کوٹھری میں تشریف لے گئے ......حضور نے فرمایا کہ مجھے ایک کشفی صورت میں خواب دکھلایا گیا ہے کہ میرے گھر سے (......) کہتی ہیں کہ اگر میں فوت ہو جاؤں تو میری تجہیز و تکفین آپ خود اپنے ہاتھ سے کرنا۔ اس کے بعد مجھے ایک بڑا منذر الہام ہوا غاسق اللہ مجھے اس کے معنی یہ معلوم ہوئے ہیں جو بچہ میرے ہاں پیدا ہونے والا ہے وہ زندہ نہ رہے گا اس لئے آپ دعا میں مشغول ہوں اور باقی احباب کو بھی اس کی تحریک کریں۔ (الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ کالم ۲)

اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کے طفیل حضرت (سیدہ - ناقل) کو اس مصیبت کی گھڑی سے نجات بخشی مگر صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کی موت سے متعلق خدا کا نوشتہ پورا ہوا اور صاحبزادی صاحبہ ۳ دسمبر ۱۹۰۳ء کو انتقال فرما گئیں ....

(تاریخ احمدیت جلد ۲ نیا ایڈیشن صفحہ ۲۷۳، ۲۷۴)

(۱۰) ۱۹۰۳ء کی تصانیف: (الف) "مواہب الرحمٰن": مصری جریدہ "اللواء" کے ایڈیٹر مصطفیٰ کمال پاشا کو انگریزی زبان میں ایک اشتہار ملا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور آپ کے اور آپ کے کامل متبعین کے طاعون سے حفاظت سے متعلق وعدہ الٰہی کا ذکر تھا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ حفاظت کی بناء پر آپ نے فرمایا کہ مجھے اور میرے الدار میں رہنے والوں کو طاعون کے ٹیکا کی ممانعت کر کے ترک اسباب کیا ہے اور دوا نہ کرنے کو مدارِ توکل قرار دیا ہے اور یہ امر قرآن مجید کے مخالف اور آیت لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کے منافی ہے اور توکل کے بھی خلاف ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں حضرت اقدس علیہ السلام نے عربی زبان میں "مواہب الرحمٰن" کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی جو جنوری ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئی۔

(ب) نسیم دعوت: اوائل ۱۹۰۳ء میں قادیان کے بعض نومسلم دوستوں نے محض ہمدردی اور خیر خواہی کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مشورہ کئے بغیر "آریہ سماج اور قادیان کا مقابلہ" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں نہایت احسن رنگ میں آریوں، ہندوؤں اور سکھ اصحاب کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ دعا اور مباہلہ یا ایک مذہبی کانفرنس کے

ذریعہ سے اپنے اپنے مذہب کی صداقت کا اظہار کریں۔ اس کے جواب میں آریہ سماج نے ایک اشتہار گالیوں سے بھرا ہوا شائع کیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی اعتراضات کئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وحی خاص سے اس اشتہار کا جواب لکھنے کے لئے کہا گیا۔ آپ نے یہ رسالہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء کو ایک ہفتہ کے اندر اندر تصنیف و طبع کرا کے شائع کرادیا۔

(ج) سناتن دھرم: یکم مارچ ۱۹۰۳ء کو پنڈت رام بھجدت صاحب پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے نسیم دعوت میں مسئلہ نیوگ کے متعلق پڑھ کر اپنی آخری تقریر میں حضرت اقدسؑ کا ذکر کر کے کہا کہ:

''اگر وہ مجھ سے اس بارے میں گفتگو کرتے تو جو کچھ نیوگ کرانے کے فائدے ہیں۔ میں سب ان کے پاس بیان کرتا۔ حضرت اقدسؑ نے ان کی یہ رائے سن کر ۸ مارچ ۱۹۰۳ء کو یہ مختصر رسالہ ''سناتن دھرم'' شائع فرمایا اور مسئلہ نیوگ کے خلاف غیرت اور خلاف فطرت انسانی ہونے اور اس کی قباحتوں کا ذکر فرمایا اور ساتھ ہی سناتن دھرم والوں کی بعض باتوں کی وجہ سے تعریف بھی فرمائی۔

(د) تذکرۃ الشہادتین: تذکرۃ الشہادتین اکتوبر ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تالیف فرمائی۔ اس کتاب میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کی شہادت کا تذکرہ ہے جن کو کابل میں ۱۹۰۱ء اور ۱۹۰۳ء میں شہید کیا گیا تھا۔

(ر) سیرۃ الابدال: عربی زبان میں یہ کتاب دسمبر ۱۹۰۳ء کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں حضورؑ نے مامورین اور مصلحین ربانی کی جملہ صفات اخلاق عالیہ اور برکات کی تفصیل بیان فرمائی ہے جو مامورین کی صداقت کے ابدی معیار ہیں۔ (ان کتب کا تعارف روحانی خزائن جلد ۱۹ اور جلد ۲۰ سے نوٹ کیا گیا ہے)

۱۹۰۳ء کے جلیل القدر رفقاء: سال ۱۹۰۳ء میں جن خاص خوش قسمت سعید روحوں کو بیعت کا شرف حاصل ہوا ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ (۱) حضرت حاجی غلام احمد صاحب آف کریام (ولادت ۶-۷-۱۸۷۵ء وفات ۴ جولائی ۱۹۴۳ء) (۲) حضرت صوفی محمد حسن صاحب بروکن ہل آسٹریا (۱۸/ اگست ۱۹۴۵ء میں فوت ہوئے) (۳) حضرت ماسٹر محمد علی اشرف صاحب (ولادت ۱۶/ اکتوبر ۱۸۸۳ء وفات ۱۸ جون ۱۹۶۰ء) (۴) حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (ولادت ۱۳ مارچ ۱۸۸۹ء وفات ۱۶ مئی ۱۹۶۳ء) (۵) حضرت مولوی محمد جی صاحب (ولادت ۹۰-۱۸۸۹ء وفات ۱۳ جون ۱۹۶۷ء) (۶) حضرت حکیم محمد چراغ الدین صاحب (وفات ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

(تاریخ احمدیت جلد ۲ نیا ایڈیشن صفحہ ۳۴۱ تا صفحہ ۳۴۶)

باب کی ''مہدویت'' اور ''نشانِ آسمانی''

(۳)- بسلسلہ باب اور بہاء اللہ کے دعویٰ کی اصلیت

تحریر: مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب

بہائی قلمکار جناب علی محمد باب کو بطور مہدی پیش کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں تا کہ بانی جماعتِ احمدیہ کے دعویٰ مہدویت کو حیلوں بہانوں سے غلط ثابت کر کے اپنی دوکان چمکائی جاسکے- بظاہر وہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے ہیں لیکن بالواسطہ طور پر امت مسلمہ کے متفقہ مسلک و موقف کی تغلیط و تکذیب اصل مدعا ہے- کیونکہ قرآن کریم، احادیثِ نبویہ اور بزرگان امت کی طرف سے آنے والے امام مہدی کے بارہ میں جو کچھ بیان شدہ مواد موجود ہے اس کی بے جا اور ناجائز کانٹ چھانٹ اور تغلیط میں وہ سارا زور صرف کر رہے ہیں اور اسی مجبوری کے ماتحت سورج اور چاند گرہن والی پیشگوئی کو کئی رنگ میں وہ تنقید اور تغلیط کا ہدف بنائے چلے آ رہے ہیں- حالانکہ بوجہ آسمانی نشان ہونے کے سورج چاند گرہن کے نشان کا ظہور خالصتاً الٰہی تصرف کے تابع ہے- جس میں کسی انسان کا قطعاً کوئی عمل دخل نہیں اور جو امام مہدی کی تائید میں دوٹوک اور فیصلہ کن نشان ہے- اس کو اگر متنازع اور مشکوک بنا دیا جائے تو نتیجہ پر پہنچنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں رہتا-

مخبرِ صادق پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچے مہدی کی شناخت کے لئے جو نشان بیان فرمایا- اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں-

''اِنَّ لمهدينا اٰيَتَينِ- لم تكونا منذ خلق السمٰوٰت والارض- يَنْخَسِفُ القمر لِأَوّلِ ليلة من رمضان و تنكسف الشمس فى النصف منه'' (سنن دار قطنی- اکمال الدین)

اس حدیث کو حسب ذیل کتب میں بیان کیا گیا ہے-

(۱) سنن دار قطنی تالیف امام کبیر علی بن عمر (۲) الفتاویٰ الحدیثیه الشیخ احمد شهاب الدین بن حجر الهیشمی المکی (۳) مختصر تذکره القرطبی از الشیخ ابوالمواهب عبدالوهاب بن احمد بن علی الانصاری (۴) اکمال الدین مصنفه محدث اکبر ابو جعفر محمد بن علی الحسین (۵) بحار الانوار جلدنمبر ۱۳ (۶) قیامت نامه تالیف مولوی شاه رفیع الدین (۷) حجج الکرامه فی آثارِ القیامة تالیف سید محمد صدیق حسن خان صاحب (۸) اقتراب الساعة تالیف از نورالحسن خان صاحب (۹) اشارات فریدی از ملفوظات حضرت خواجه غلام فرید صاحب (۱۰) احوال الآخرت مصنفه حافظ محمد بن مولوی بارک الله لکهو کے-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امام مہدی کی شناخت اور قبولیت کے بارہ میں پیش آنے والی مشکلات اور نامساعد حالات کا علم خدا تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا تھا۔ جس کی روشنی میں حدیث مندرجہ بالا تمام شکوک کو یکسر رفع کر دیتی ہے مثلاً

(۱) ''اِنّ'' کے لفظ میں اس نشان کی حتمیت اور قطعیت کو ظاہر فرمایا کہ ایسا ضرور ہوگا۔

(۲) (الف) ''لِ'' کا لفظ افادیت کو ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ مراد یہ ہے کہ یہ نشان ایسے طور پر ظاہر کیا جائے گا کہ مہدی کو اس کا براہ راست فائدہ پہنچے اور وہ تبھی ممکن ہو سکتا تھا کہ مدعی مہدویت نے دعوی مہدویت کیا ہو۔

(ب) اس کے دعوی و زندگی میں نشان ظاہر ہو۔ (ج) وہ اس نشان سے استفادہ کرے۔

جب کہ باب بیچارے کو نہ دعویٰ مہدویت زندگی میں کرنے کا موقع ملا۔ نہ اس کی زندگی میں یہ نشان ظاہر ہوا۔ نہ اس نے اپنی زندگی میں اس نشان کو اپنی صداقت کے لئے پیش کیا۔ یہ ساری تگ و دو بہائی قلمکاروں کو بعد میں سوجھی ہے جو ''مشتے بعد از جنگ'' والی بات ہے۔

(۳) ''مہدی:۔'' رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''مہدی'' کا لفظ استعمال فرما کر اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس موعود وجود کا ہدایت اور راہنمائی کے اعتبار سے خدا تعالیٰ براہ راست اہتمام فرمائے گا۔ کیونکہ مہدی کے معنے ہیں ہدایت یافتہ جب کہ باب کا اپنا اقرار موجود ہے کہ اس پر کتاب ''البیان'' نازل کرنے والا بہا اللہ ہے۔ ''قد قرر الباب کَمَا ذکرنا ان البیان قداً وحی اِلَیْہِ ممن یُظْھِرَہٗ اللہ''

(۴) (الف) مہدی کی نسبت ''نا'' کا لفظ استعمال فرما کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ جس مہدی کی بشارت دی جارہی ہے وہ ''ہمارا مہدی'' ہوگا۔ میرے دین اور میری امت کی خدمت کے لئے آئے گا لیکن جس بدنصیب نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو ظالمانہ طریق سے منسوخ قرار دینا تھا اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا مہدی کیسے قرار دے سکتے تھے۔ علی محمد باب نے نہ صرف رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو منسوخ قرار دیا بلکہ کسی بھی پہلو سے ایسے شخص نے دینِ محمدیؐ اور امت مسلمہ کو ضرر رسانی اور نقصان کے علاوہ کچھ نہیں دیا۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص کے ظہور کی ''بشارت'' امت کو دی تھی؟

(ب) حدیث کے الفاظ میں ''نا'' کا لفظ ایک اور روحانی اور علمی کیفیت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہے اور وہ یہ کہ موعود مہدی اپنی ذات اور اپنے کمالات کو اپنی ذات کی طرف منسوب نہیں کرے گا بلکہ اس کا سارا اکتساب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے حوالہ سے ہوگا۔ وہی اس کے روحانی استاد، راہبر اور فیض رساں ہوں گے۔ دوسرے لفظوں میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو ہی وہ پیش کرے گا اور اس کا خادم ہوگا۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ کا ایک فارسی شعر اس حقیقت کو خوب نمایاں کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا

دیگر اُستادے را نامے نہ دانم کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

جبکہ علی محمد باب کے اپنے اقرار کے مطابق ان کا فیض رسان اور ان کی شرعی کتاب البیان نازل کرنے والا وجود بہاء اللہ تھا۔ ایسے شخص کو مہدی تصور کرنا صریحاً غلط اور بے دلیل حرکت ہے۔

(۵) (الف) فرمانِ نبویؐ میں اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ جو بیان ہوا ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ "اٰیَتَیْنِ" کا تعلق دو ایسے نشانوں سے ہے جن پر اختیار اور قدرت صرف خدا تعالیٰ کو ہے۔

آیت کا لفظ بتاتا ہے کہ یہ خدائی نشان ہے اور دنیا کی کوئی طاقت یا کوئی فرضی مہدی ایسے نشان دکھانے پر ہرگز قادر نہیں۔ آیت کا لفظ خدائی نشان سے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔

(ب) "اٰیَتَیْنِ" کے مفہوم میں یہ حقیقت بھی شامل ہے کہ یہ دو نشان ہوں گے۔ (اوّل) چاند گرہن (دوئم) سورج گرہن اور ایتین سے مراد یہ اظہار بھی ہے کہ ایسا گرہن ایک دفعہ مشرقی خطہ ارض میں ہوگا اور دوسری مرتبہ انہی تاریخوں میں اور اسی مہینہ میں مغربی دنیا کو بھی دکھایا جائے گا۔

سوال یہ ہے کہ کیا باب کی مہدویت کے لئے یہ دو نشان دیگر شرائط کے ساتھ ظاہر ہوئے اور کیا دوسری مرتبہ ان کا اعادہ ہوا۔ اگر بہائی قلمکاروں کے مطابق باب کے مرنے کے بعد کہیں کوئی گرہن لگا بھی تو باب کی مہدویت کو اس سے کیا تائید حاصل ہوگی اور اگر عبدالبہاء کے وقت میں جا کر اس گرہن کو نشان کے طور پر پیش کرنے کی بہائیوں کو بات سوجھی ہے تو عبدالبہاء کو مہدویت کا مدعی کیوں نہیں بنا دیتے۔ مہدویت آپ باب کی جھولی میں ڈالتے ہیں اور گرہن عبدالبہاء کو لگا رہے ہیں۔ کچھ تو خدا کا خوف کریں!

(۶) حدیث کے اگلے الفاظ "لَمْ تَکُوْنَا" ایک ایسی حقیقت سے پردہ اٹھا رہے ہیں جس کے بعد بہائیت کے پرچار کہیں کے نہیں رہتے۔ اور ان کے تمام بے جا عذروں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

"لَمْ تَکُوْنَا" سے مراد دو نشان ہیں۔ جن کا "ایتین" کے لفظ میں ذکر موجود ہے کہ یہ دونوں ایسے نشان ہیں جو پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ حدیث کے ان واضح الفاظ سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ سورج، چاند گرہن بار بار ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے اور اس نتیجہ کو بنیاد بنا کر حدیث کو غلط قرار دینا یا بلکہ ان دو نشانوں کا ظاہر ہونا بیان کیا گیا ہے۔ غلط مفہوم اخذ کرنا دونوں باتیں کھلی کھلی نادانی کا ثبوت ہیں۔ حدیث کے اِن الفاظ میں محض سورج، چاند کو گرہن لگنا مراد نہیں پس سورج، چاند گرہن کا عمومی طور پر وقوع پذیر ہونا ایک الگ امر ہے اور حدیث اس کے تذکرہ سے خالی ہے۔ البتہ دو خاص نشانوں کے ظاہر ہونے کی خبر حدیث میں دی گئی ہے اور وہ نشان یہی ہے کہ مہدی کے دعویٰ مہدویت کی تائید کے لئے مقررہ مہینے اور

تاریخوں میں بطور نشان خدا کی طرف سے گرہن وقوع پذیر ہوں گے۔ اور حدیث کے الفاظ لَمْ تَکُوْنَا میں یہی حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سموئی ہے کہ اس طرح سورج، چاند گرہن کا معین شرائط کے ساتھ وقوع پذیر ہونا تاریخ عالم میں کبھی بطور نشان پیش نہیں کیا گیا یہ صرف سچے مہدی کے لئے اعزاز ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی تائید وتصدیق کے لئے آسمان سے ان نشانوں کو ظاہر فرمائے گا اور باطل کے سارے حربے بیکار کر دے گا۔

(۷) مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حدیث کے یہ الفاظ دنیا بھر کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں کہ جہاں تک انسانی تاریخ ساتھ دیتی ہے کوئی ایسا ثبوت ملنا قطعاً ناممکن ہے کہ سورج، چاند گرہن کو کسی سچے مدعی کی تائید وتصدیق کے لئے معین شرائط کے ساتھ نشان قرار دیا گیا ہو۔ بہائی قلمکاروں کا یہ لکھنا کہ سورج، چاند گرہن بار بار ہوتے رہتے ہیں ان کی نافہمی کی دلیل ہے۔ حدیث کے الفاظ میں زمین وآسمان کی تخلیق سے لے کر آج تک جس حقیقت کو بطور چیلنج پیش کیا گیا ہے وہ ہرگز یہ حقیقت نہیں کہ سورج، چاند کو کبھی ایسا گرھن نہیں ہوا۔ بلکہ چیلنج یہ ہے کہ ایک سچے مدعی کے لئے بطور نشان کبھی گرہن نہیں لگا۔ جب سے کہ زمین وآسمان کی تخلیق ہوئی اگر بہائی قلمکاروں کو ہمت ہے تو زمین وآسمان کی تخلیق سے اپنی تحقیق شروع کر دیں وہ ہرگز کوئی ایسا نشان نہ ڈھونڈ سکیں گے۔ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْراً اور یہ چیلنج ہم عاجزوں کی طرف سے نہیں بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس تخلیق کائنات کے آغاز سے لے کر قیامت تک خاک چھانتے رہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چیلنج کے سامنے آپ کو ذلت ونکبت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

(۸) ''یَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ'' حدیث کے ان مبارک الفاظ میں متعدد امور حکمت ودانش پر مبنی بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن جنہیں عقل وفراست نصیب نہ ہو وہ ان حقائق سے دور بھٹکتے رہتے ہیں۔ حدیث کے ان الفاظ میں حسب ذیل امور نمایاں ہیں (ا) قمر یعنی چاند کو گرہن لگے گا۔ (۲) یہ چاند ابتدائی تین راتوں کا نہیں ہوگا۔ کیونکہ ابتدائی تین راتوں کے چاند کو قمر نہیں بلکہ ھلال کہا جاتا ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھلال اور قمر کے فرق کو یقینی طور پر معترضین سے کہیں زیادہ جاننے والے پاک وجود تھے۔ آج اگر کوئی رمضان کی پہلی رات کو گرہن کا اصرار کرے تو دوسرے لفظوں میں وہ بدنصیب یہ اظہار کرتا ہے گویا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ھلال اور قمر کے فرق کا علم نہ تھا۔ ایسے بدنصیب انسان کو روحانی امور کا ادراک کیونکر ہوگا۔ پس قمر کا لفظ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور گرہن کے بارے میں رمضان کی ابتدائی تین راتوں میں گرہن کے وقوع پذیر ہونے کی واضح تردید کرتا ہے۔

(ب) ''قمر'' کے لفظ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مستقبل کے علم کی طرف بھی واضح راہنمائی ملتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ پر لحہ لحہ ظاہر ہوتا رہا ہے۔ انسان کی خام خیالی اور دینی معارف سے تہی دامنی آج کھل کر سامنے آچکی ہے جب کہ سارے معاشرے میں رمضان کی پہلی رات کا چاند متنازع ہو چکا ہے اور دراصل اس کے پیچھے قدرت کا ہاتھ ہے۔ جو انسان کو یہ اشارہ کر رہا ہے کہ رمضان کی پہلی رات کے چاند کے گرھن کا خیال دل سے نکال دو۔

کیونکہ پہلی رات کا چاند تو متنازع ہو کر رہ گیا ہے- کیا معلوم کہ اس کا حقیقت میں طلوع نہیں ہوا یا گرہن کے پردے میں ہے اور پہلی رات کا چاند اگر متنازع ہو چکا ہے تو حدیث کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے کس طرح فیصلہ کن تسلیم کیا جا سکتا ہے- اب تو انسان کی سوچیں یہاں تک اختلاف اور انتشار کا شکار ہو چکی ہیں کہ پہلی رات کے چاند کی تعیین و تصدیق کے لئے رویتِ ھلال کمیٹیاں بنانی پڑ رہی ہیں- یہ صورتِ حال پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر خدا کی طرف سے پوری طرح عیاں تھی- جس کو سامنے رکھ کر حضورؐ نے "ینخسف القمر لِأوّلِ لیلة" فرمایا کوئی ان مہربانوں سے پوچھے کہ رویت ھلال کی بجائے رویت قمر کی کمیٹی کیوں نہیں بنائی جاتی- بات صاف ظاہر ہے کہ قمر کا نام ھلال کو تین راتیں گزرنے کے بعد دیا جاتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ھلال کی بجائے قمر کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس سے یہ بات قطعی واضح ہو جاتی ہے کہ رمضان کی پہلی رات کا چاند یعنی ھلال، گرہن والی پیشگوئی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا-

(ج) باقی رہا یہ امر کہ حدیث کے **الفاظ میں اول لیلۃ** سے مراد کیا ہے؟ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ جب سے زمین و آسمان کی تخلیق ہوئی ہے تو سورج اور چاند کے **گرہن** کی تاریخیں معین چلی آ رہی ہیں اور معین تاریخوں کے حوالہ سے پہلی تاریخ اور درمیانی تاریخ حدیث مندرجہ بالا میں بیان کی گئی ہے- امت کے وہ بزرگ جو علم و معرفت میں خدا کی طرف سے نوازے گئے انہوں نے اس حقیقت کو خوب سمجھا ہے کہ سورج چاند گرہن کی تاریخیں ہمیشہ سے معین چلی آ رہی ہیں اور انہیں اس عظیم الشان پیشگوئی کے سمجھنے میں ہرگز کوئی دقت یا مشکل پیش نہیں آئی- پس حدیث میں أوّلِ لَیلَةٍ سے مراد چاند گرہن کی پہلی رات (نہ کہ چاند کی پہلی رات) اور سورج گرہن کا درمیانی دن مراد ہیں اور معروف تاریخیں ہی انسانی ذہن کو مطمئن کر سکتی تھیں ورنہ رمضان کی پہلی تاریخ کا چاند تو خود متنازع ہوتا ہے اس کو بنیاد بنا کر مہدی کی شناخت جیسے اہم معاملہ کو کیونکر نپٹانا ممکن ہو سکتا تھا-

(د) رمضان کے ایام اپنی روحانی فضا اور بابرکت تاثیرات کے باعث غیر معمولی افادیت کے حامل ہوتے ہیں- ایسی مبارک فضا میں اہل دنیا کو امام مہدی کی شناخت کا احساس دلانا حدیث کا اصل مفاد ہے- جو بدقسمت نئی شریعت لانے والے رمضان کو منسوخ کئے بیٹھے ہوں انہیں امام مہدی کی شناخت کا سلیقہ اور اعزاز کیونکر نصیب ہو سکتا ہے-

(ر) ''قمر'' کے لفظ میں یہ حقیقت بھی مضمر ہے کہ نشان اپنی اہلیت اور افادیت کے لحاظ سے ایسے معیار پہ ہو کہ ہر کس و ناکس اس نشان کا مشاہدہ کر کے فائدہ اٹھا سکے اور قمر اپنی ذات میں ایسا ہی نمایاں ہوتا ہے کہ شہری اور دیہاتی عالم اور جاہل امیر اور غریب مقیم اور مسافر غرضیکہ معاشرہ کا ہر فرد اسے دیکھ سکتا اور فائدہ اٹھا سکتا ہے- اور یہ کیفیت رمضان کے پہلے رات کے چاند کی نہیں ہوا کرتی-

(س) ''لاول لیلۃ'' میں اس جانب بھی واضح اشارہ ہے کہ رات کے ابتدائی حصہ میں اس نشان کا ظہور ہوگا- اگر نصف شب گزر جانے کے بعد ہوتا تو سوائے شاذ لوگوں کے اکثر کی رویت میں نہ آتا-

(ص) رمضان کے مبارک ایام میں مغرب، عشاء کے عرصہ میں عوام کی آپس میں میل ملاقات اور ظاہری قربت غیر معمولی طور پر ہوتی ہے۔ مغرب کی نماز پھر عشاء کی نماز پھر تراویح ان اوقات میں کسی بات کے وقوع پذیر ہونے سے روایت ایک دوسرے تک فوراً اور آسانی سے پہنچ جاتی ہے اور مقصد یہی ہے کہ اگر کسی کی نظر چاند گرہن کی طرف نہیں اٹھی تو باہمی میل ملاقات سے یہ بات ایک دوسرے تک لازمی پہنچ جائے گی۔

(ط) ینخسف القمر میں خسف کا لفظ بھی اس حقیقت کی طرف راہنمائی کرتا ہے کہ چاند جب پوری طرح روشن ہو تو گرہن کے نتیجہ میں اس کی روشنی پردے میں چلی جائے گی۔ کیونکہ خسف کے معنے ہیں چاند کی روشنی کا جاتا رہنا۔ اور ظاہر ہے کہ پہلی رات کے چاند کی روشنی نہیں ہوا کرتی۔

(۹) "تنکسف الشمس فی النصف منه" کے الفاظ بھی کئی حقائق کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں مثلاً (۱) رمضان ہی کے مہینہ میں چاند گرہن کے بعد سورج کو بھی گرہن لگے گا۔ (۲) سورج کے گرہن کی مقررہ تاریخوں میں درمیان والے دن میں گرہن لگے گا۔ ''فی النصف منہ'' (۳) سورج گرہن چاند کے گرہن کی مزید تائید و تصدیق کے لئے ہوگا۔ اصولی طور پر صرف چاند کا گرہن بھی نشان کے طور پر کافی ہوسکتا تھا لیکن یہ بھی ممکن ہوسکتا ہے کہ (الف) بعض لوگوں نے ساری سہولت کے باوجود چاند کا گرہن نہ دیکھا ہو یا (ب) چاند کے گرہن کو کافی نہ سمجھتے ہوں۔ محض اتفاق سمجھتے ہوں۔ (ج) بطور نشان چاند گرہن سمجھنے میں انہیں دقت پیش آ رہی ہو۔ ان ساری کیفیتوں کے تدارک کے لئے سورج کا گرہن مفید اور ممد ٹھہرایا گیا ہے۔ (۴) چاند اور سورج کے گرہن کی مقررہ تاریخوں کے اعتبار سے حدیث میں درمیانی وقفہ پندرہ دن قرار دیا ہے تاکہ اس عرصہ میں انسان پوری توجہ اور انابت کے ساتھ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے ایک طرف سوچ بچار سے کام لے سکے۔ دوسری طرف دعا اور استخارہ کے لئے اسے معقول وقت مل جائے اور سورج کا گرہن چاند کے گرہن سے بھی زیادہ نمایاں اور مشاہدہ میں آنے والا ہے۔ اس لئے یہ گرہن ایک قطعی کیفیت کا حامل ہے۔

(۱۰) رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث ایک اور پیرایہ میں بھی اپنے منکرین کے خلاف ایک چیلنج ہے۔ آج بہائیوں کو اس حدیث کی صحت پر بھی اعتراض ہیں لیکن ایک طرف وہ اعتراض کرتے ہیں دوسری طرف سورج، چاند گرہن کے واقعہ کو کبھی باب اور کبھی عبدالبہاء کی تائید کے لئے پیش کرتے ہیں۔ انہیں اس حدیث کی صحت پر اعتراض ہے لیکن بہائیوں کی افتادہ طبع ایسی ہے کہ انہیں سچائی اور حقیقت کا انکار کرنے میں ذرہ بھر تردد نہیں ہوتا۔ مندرجہ بالا دس امور پیش کر کے بہائی قلمکاروں کو توجہ دلانا مقصود ہے کہ ان میں سے کون سی بات علی محمد باب کے حق میں پوری ہوئی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان نمائی کے بعد ان کے پاس کون سا عذر باقی رہتا ہے۔ ۱۸۹۴ء سے پیشتر کسی جلیل الشان محدث کی کتاب سے اس حدیث کا موضوع ہونا ثابت کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

انصاراللہ کی ذمہ داریاں

"سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(۱) "انصار اللہ کو آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں...... آپ ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو تعلیم القرآن کے سلسلہ میں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کے سلسلہ میں آپ پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری تو خود قرآن کریم سیکھنے کی ہے اور ایک ذمہ داری ان لوگوں کو قرآن کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ کی نگاہ میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد قرآن کی طرف متوجہ ہوں۔

ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے اور ایسے احمدی جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے، قران کریم پڑھتے ہیں اور قران کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء صفحہ ۴)

(۲) "انصار اللہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان سے تعلق رکھنے والی مستورات اور ان سے تعلق رکھنے والی بچیاں اور ان سے تعلق رکھنے والے بچے یا ان کے چھوٹے بھائی غرض سب کو وہ چوکس اور بیدار رکھیں اور ان کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ ان کے لئے قرآن کریم مہجور نہ بنے۔"

(انصار اللہ سے خطاب۔ مطبوعہ روزنامہ الفضل ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء)

(۳) "قرآن کریم کی خدمت اور اس کی اشاعت انصار اللہ کا پہلا اور آخری فرض ہے...... آپ میں سے ہر ایک...... دعائیں کرتے ہوئے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے اور سکھائے اور پھر اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش بھی کرے۔" (انصار اللہ سے خطاب۔ مطبوعہ روزنامہ الفضل ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۶)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد۔ تعلیم القرآن)

(جناب ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ''لاہور'' دے کلام توں متاثر ہوکے)

کوئی ویہلا نئیں جے غور کرے، اَنھونیاں دے عُنواناں دا
کیوں خواب چبارے ڈھہیہ گئے نیں، کیوں ہو گیا خُون ارماناں دا
تاریخ دے ویڑھے وچ اَج وی، لبھّن قبراں ہر دَور دِیاں
کتبے تے پڑھو اِنساناں دے، کی کیتا حال اِنساناں دا
طاقت دے نشے وچ اُنھیاں نُوں، نئیں اَکھ مِلی ویکھن والی
مفہوم نہ سمجھے بے سمجھے، اِلہاماں دے فرماناں دا
اپنے اِی ظلماں دی چکی، وِچ پِس جاندے آپ اَخیر اِکدن
انجام ازل توں ایہو اے، فِرعوناں دا ہاماناں دا
ماڑے ہاں پیسے دھیلے توں، دل بھریا اے نال محبتاں دے
رونیاں دے اَتھرو پُونجھاں گے، وَنڈاں گے بھار اِنساناں دا
سُٹ ڈوری صبر توکّل تے، سُتیو! جاگو! دیکھو تے سہی
طُوفاناں والے موڑیا جے مُنہ، ہور طرف طُوفاناں دا
سونے چاندی دیاں لِشکاں تے، ہوندے نیں ضمیراں دے سودے
فِتنہ لِشکار زمانہ جے!، خطرہ اے بڑا ایماناں دا
ہن یار دی محفل جو آوے، سر دھر کے تلی تے آوے اُوہ
ہر پاسے راہ وچ پہرا اے، چھوِیاں دا کرپاناں دا
اسی دینِ ہدائت دا پرچم، اَسماناں تے لہراواں گے
طُوفان دی وادی پلیاں نُوں، کی خوف بھلا طوفاناں دا
جو وانگ ہنیری چڑھ پئے سن ہن دُھوراں وانگ بیہہ گئے نیں
مسعودؔ سدا ایہو ہوندا انجام بلند ایواناں دا

مسعودؔ احمد چوہدری

عیدالفطر سے قبل غرباء مٹھی و نگر پارکر سندھ میں تقسیم خورد و نوش

مجلس انصاراللہ کراچی کے شعبہ ایثار کی نمایاں کارکردگی

مرسلہ: مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نائب ناظم

وقف جدید کی تحریک: محترم احسان اللہ چیمہ صاحب نائب ناظم وقفِ جدید سندھ نے ماہِ نومبر ۲۰۰۲ء میں کراچی کا میں مجلس عاملہ انصاراللہ ضلع کراچی کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کیا آپ نے توجہ دلائی کہ سندھ کے تھر کے علاقہ میں قحط سالی کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں غریب لوگ پریشانی اور تنگی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اُن کی امداد کی بہت ضرورت ہے۔ چنانچہ مجلس انصاراللہ ضلع کراچی نے درج ذیل اقدامات ہنگامی بنیادوں پر سرانجام دیئے۔

عیدالفطر کے موقعہ پر غرباء کی امداد کے سامان: حضور انور ایدہ الودود کے ارشاد کی تعمیل میں غرباء کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لئے مکرم قریشی محمود احمد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع کراچی نے فوری طور پر عیدالفطر سے قبل مٹھی اور نگر پارکر کے ہزاروں غریب گھرانوں میں آٹا، چینی، چاول، دالیں اور خورد و نوش کی اشیاء بطور امداد پہنچانے کی ہدایات جاری کیں اور درج ذیل عہدیداران کے سپرد یہ اہم ذمہ داری سونپی گئی۔ (۱) خاکسار عبدالرشید سماٹری نائب ناظم ضلع کراچی و نگران مجالس (۲) مکرم ملک مبارک احمد ارشاد صاحب نائب ناظم ضلع کراچی (۳) مکرم مبشر ناصر احمد صاحب نائب ناظم اشاعت ضلع کراچی۔ مورخہ ۲۱ نومبر ۲۰۰۲ء سے خصوصی مساعی کا آغاز کیا گیا۔ جو روزانہ ۳۰ نومبر ۲۰۰۲ء تک جاری رہا اور محترم ناظم صاحب ضلع کراچی نے راہنمائی فرمائی۔

معاونین خصوصی سے رابطہ: شعبہ ایثار کے اس مشن کی تکمیل کے لئے تینوں عہدیداران نے بصورت وفد چند دوستوں سے تعاون حاصل کرنے کے لئے ان کے گھر میں جا کر ملاقات کی۔ دوستوں نے اس نیک کام میں بھرپور حصہ لیا اور معاونین خصوصی میں شامل ہوئے۔ اور مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب (المشتاق اے اینڈ کمپنی) کراچی نے دل کھول کر حصہ لیا۔ جزاہ اللہ اس کام میں ایک ہفتہ صرف ہوا۔ تعاون کرنے والے احباب کی فہرست بغرض دعا منسلک ہے۔

راشن کی خرید اور ترسیل: معاونین خصوصی کے تعاون سے آٹا، چاول، چینی اور دالیں خریدی گئیں اس کے علاوہ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے اپنی طرف سے یہ اشیاء کافی مقدار میں غرباء کے لئے دیں جس کو ایک بڑے ٹرک

۱۳-ٹن وزنی تھا مورخہ ۳۰ نومبر ۲۰۰۲ء کراچی سے رات ۱۱ بجے مٹھی کے لئے روانہ کیا گیا- گیسٹ ہاؤس میں لجنہ اماء اللہ کراچی کے تحت اشیاء خوردنوش اور کپڑے جمع کئے گئے تھے وہ بھی اسی ٹرک کے ذریعہ مٹھی بھجوایا گیا- اس کے علاوہ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے حیدر آباد سے ۱۰-ٹن آٹے کا ایک ٹرک علیحدہ مٹھی بھجوایا-

مٹھی ونگر پارکر میں راشن کی تقسیم کا انتظام: دوٹرکوں پر مشتمل ۲۳ ٹن راشن اور اشیائے خوردنوش وکپڑوں کی تقسیم کا انتظام مٹھی میں مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب نائب ناظم وقف جدید نے اپنی ذاتی نگرانی میں کیا اور ۳۷۰۰ غریب گھرانوں میں یہ امداد پہنچائی گئی- عید الفطر سے قبل یہ کام احسن رنگ میں مکمل ہوا اور یہ کام عید کے بعد بھی جاری رہا- الحمد للہ مکرم و محترم مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور مکرم نعیم احمد خان صاحب نائب امیر و ناظم علاقہ نے مجلس کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمایا- جزاھما اللہ تعالیٰ

وفد کی علیحدہ گاڑی میں مٹھی روانگی اور واپسی: مذکورہ عہدیداران پر مشتمل وفد مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کے ذریعہ علیحدہ مٹھی روانہ ہوا- اور اس سارے امدادی کام کا جائزہ لیا جو خدا کے فضل سے تسلی بخش تھا- دونوں ٹرکوں سے سارا سامان محفوظ گوداموں میں رکھوایا گیا اور کارکنان نے بہت محنت سے کام سرانجام دیا- جزاھم اللہ احسن الجزاء دوسرے روز وفد مٹھی سے کراچی کے لئے سہ پہر ۳ بجے روانہ ہوا اور رات ۹ بجے بخیر وخوبی کراچی پہنچا-

تعاون کرنے والے احباب: (۱) مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب (المشتاق اینڈ کمپنی کراچی) کلفٹن (۲) مکرم حیدر الدین ٹیپو صاحب منجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلفٹن (۳) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ٹھیکیدار کلفٹن (۴) مکرم امین یاسین صاحب PECHS (۵) مکرم ڈاکٹر محسن احمد صاحب کلفٹن (۶) مکرم ناصر احمد صاحب کلفٹن (۷) مکرم چوہدری فرید احمد صاحب کلفٹن (۸) مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب کلفٹن (۹) مکرم سید عبدالعزیز واسطی صاحب کلفٹن (۱۰) عبدالرشید ساٹری دستگیر (۱۱) مکرم ملک مبشر ناصر احمد صاحب دستگیر (۱۲) لجنہ اماء اللہ کراچی

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے ایک ٹرک حیدر آباد سے ۱۱ ٹن آٹا کے علاوہ کافی مقدار میں چاول، چینی اور دالیں مٹھی ارسال کی ہیں- اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے- آمین

شریر اور فتنہ پرور مفسدوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے یہ دعا بکثرت پڑھیں-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

ترجمہ: اے اللہ ان کو پارہ پارہ کردے اور ان کو پیس دے اور ان کی خاک اڑا دے-

نتیجہ امتحان سہ ماہی سوم ۲۰۰۲ء قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

امتحان سہ ماہی سوم ۲۰۰۲ء میں ۳۱۱ مجالس کے ۵۲۴۹ انصار نے شرکت کی۔

اول: مکرم عبدالمنان محمود شاہ کوٹی نارتھ کراچی دوم: مکرم منصور احمد لکھنوی گلشن اقبال کراچی شرقی

سوم: (۱) مکرم قریشی فصیح الدین احمد نارتھ کراچی (۲) مکرم حمید الدین احمد ماڈل کالونی کراچی

خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے۔ ربوہ: مکرم رشید احمد ارشد صاحب، مکرم مبارک احمد خاں صاحب، مکرم بشیر احمد شاہد صاحب، مکرم مرزا غلام رسول صاحب، مکرم محمد رفیق صاحب، مکرم عبدالرشید منگلا صاحب، مکرم عبدالسمیع خان صاحب، مکرم حبیب اللہ شاد صاحب، مکرم حکیم محمد نسیم صاحب، مکرم محمد اسلم صابر صاحب، مکرم رفیع الدین بٹ صاحب، مکرم محمد عبداللہ قریشی ہاشمی صاحب، مکرم عبدالربّ خاں صاحب، مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب، مکرم رانا محمود احمد شاہد صاحب۔

کراچی: مکرم ملک طاہر احمد خان صاحب، مکرم یعقوب احمد بٹ صاحب، مکرم مبارک احمد ہاشمی صاحب، مکرم ملک محمد شفیق صاحب، مکرم عصمت اللہ صابر صاحب، مکرم حبیب اللہ کاہلوں صاحب، مکرم جمیل احمد بٹ صاحب، مکرم شعیب احمد ہاشمی صاحب، مکرم محمد سرور صاحب، مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب، مکرم ذکاء اللہ صاحب، مکرم نعیم احمد خان صاحب، مکرم ڈاکٹر شوکت علی صاحب، مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب، مکرم چوہدری ناصر احمد گوندل صاحب، مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب، مکرم کرامت حسین مختار صاحب، مکرم غلام سرور صاحب، مکرم محمود احمد ونیس صاحب، مکرم عبدالباری قیوم شاہد صاحب، مکرم طاہر محمود صاحب۔

لاہور: مکرم محمد ظفر اقبال ہاشمی صاحب، مکرم محمد اسحٰق چوہدری صاحب، مکرم لیفٹننٹ کرنل (ر) نعیم احمد صدیقی صاحب، مکرم شمیم احمد صدیقی صاحب، مکرم شیخ مامون احمد صاحب، مکرم سعید احمد بٹ صاحب، مکرم محمد سلیم اختر صاحب، مکرم محمد سعید اشرف صاحب، مکرم میاں منظور احمد صاحب، مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب، مکرم الیاس احمد صاحب۔ مکرم کیپٹن (ر) ملک مبارک احمد صاحب، مکرم عبدالحفیظ گوندل صاحب، مکرم شیخ عبدالماجد صاحب۔

اسلام آباد: مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب، مکرم عبدالمنان فیاض صاحب، مکرم حمید اللہ خاں صاحب، مکرم چوہدری مبارک علی حسنات صاحب، مکرم رفیق احمد سعید صاحب، مکرم سعید احمد ریحان صاحب، مکرم عبدالباری صاحب، مکرم محمود احمد

صاحب، مکرم عطاء الرحمن خاں صاحب، مکرم محمود احمد صاحب، مکرم رشید احمد صاحب، مکرم حمید المحامد حامد صاحب، مکرم محمد منظور احمد خاں ایاز صاحب۔

راولپنڈی: مکرم میجر (ر) راشد پرویز صاحب، مکرم رفیق احمد قریشی صاحب، مکرم محبوب احمد خان صاحب، مکرم عبدالسلام ارشد صاحب، مکرم رفیق احمد خان صاحب، مکرم ملک محمد عبداللہ ریحان صاحب، مکرم کیپٹن علم دین مشتاق صاحب۔

فیصل آباد: مکرم محمد اصغر عتیق صاحب، مکرم سید محمد یحییٰ صاحب، مکرم چوہدری احمد دین صاحب، مکرم محمد اسلم شاکر صاحب، مکرم لیاقت علی صاحب، مکرم میاں عبدالحفیظ صاحب۔

سیالکوٹ: مکرم محمد آصف گھمن صاحب، مکرم فخر الحق صاحب، مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب۔

پشاور: مکرم ارشاد احمد صاحب، مکرم عبداللہ جان صاحب، مکرم ڈاکٹر سید مسعود احمد شاہ بخاری صاحب۔

حافظ آباد: مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب، مکرم میاں نذر محمد صاحب، مکرم حکیم نصیر احمد تنویر صاحب، مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید صاحب۔

متفرق: مکرم محمود مجیب اصغر صاحب اٹک شہر، مکرم شیخ سلیم دین صاحب دنیا پور، مکرم سید اعجاز المبارک صاحب چک نمبر 6/11-L ساہیوال، مکرم ناصر احمد صاحب ساہیوال شہر، مکرم نعیم احمد طارق صاحب کوٹ ادو، مکرم عبدالرشید اعوان صاحب بہاولپور شہر، مکرم طاہر سعید صاحب اوکاڑہ، مکرم چوہدری محمد اکبر گوندل صاحب حسن آباد ملتان، مکرم نصیر احمد کاتب صاحب چک 46 شمالی سرگودھا، مکرم محمد زاہد صاحب ٹھٹھہ سندرانہ جھنگ، مکرم محمد ثناء اللہ صاحب شیخوپورہ شہر، مکرم عبدالقدیر صاحب کوئٹہ چھاؤنی، مکرم محمد یعقوب امجد صاحب کھاریاں، مکرم صادق مجید اللہ صاحب واہ کینٹ۔

اللہ تعالیٰ سب اعزاز حاصل کرنے والے انصار کے علم و فضل میں ترقیات دے۔ آمین (قائد تعلیم)

نصاب سہ ماہی اول (جنوری تا مارچ ۲۰۰۳ء)

۱۔ قرآن کریم پارہ ۲۶ نصف آخر

۲۔ کتاب ’’الحق مباحثہ لدھیانہ‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۳۔ کتاب ’’تقریر حضرت مصلح موعود......‘‘ فرمودہ ۲۷ دسمبر 1915ء

بجٹ مجلس انصاراللہ سال ۲۰۰۳ء -- چند ضروری گذارشات

از: قائد مال- مجلس انصار اللہ پاکستان

مجالس کو نیا سال مبارک ہو- بجٹ مجلس انصار اللہ برائے ''سال ۲۰۰۳ء'' کے سلسلہ میں چند ضروری گذارشات آپ کی خدمت میں پیش ہیں- براہِ کرم ان کے مطابق اپنی مجلس کا بجٹ ۳۱ جنوری ۲۰۰۳ء تک ارسال فرمائیں-

تیاری بجٹ: (۱) بجٹ ایک بنیادی دستاویز ہے اس لئے اس کی تشخیص خصوصی توجہ چاہتی ہے- بجٹ کی اصل بنیاد ہر رکن مجلس کے نام کے سامنے اس کی اصل آمد درج کرنا ہے- لہٰذا بجٹ تیار کرتے وقت تقویٰ کو مدنظر رکھیں- کیونکہ اللہ تعالیٰ سے تو کوئی بھی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے- جب صحیح آمد درج کروائی جائے گی تو اللہ تعالیٰ ادائیگی کے سامان بھی مہیا فرما دے گا-

(۲) صحیح آمد درج کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر رکن سے پوچھ کر اس کی آمد درج کی جائے- محض سال گزشتہ کے بجٹ کی نقل نہ کی جائے- نیز بجٹ میں تمام اراکین کو شامل کیا جانا ضروری ہے- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیان فرمودہ رہنما اصول ''چندہ دہندگان کی تعداد بڑھائی جائے بجٹ خود بخود بڑھ جائیں گے-''

(۳) اگر کسی رکن کی کوئی آمدنی نہیں تو بجٹ میں لکھ دیا جائے کہ کوئی آمدنی نہیں- لیکن بجٹ میں ضرور شامل کیا جائے- کیفیت کے خانہ میں آپ ان سے جزوی شرح کے ساتھ چندہ لینے کی سفارش کر سکتے ہیں- بجٹ میں شامل انصار کی تعداد اور تجدید میں درج کی گئی تعداد یکساں ہونی چاہیے-

(۴) خدام میں سے جو احباب چالیس سال کی عمر کے ہو جاتے ہیں- ان کو بجٹ میں شامل کیا جائے- دوران سال نئے آنے والے انصار کو بجٹ میں شامل کیا جائے- اور اس کی اطلاع تحریری طور پر قیادت مال کو بھجوائی جائے- اسی طرح نو مبائعین کو بجٹ میں شامل کیا جائے- حضرت المصلح الموعود............ کا ایک اقتباس برائے شمولیت ذیلی تنظیم درج ذیل ہے-

''جو پریذیڈنٹ امیر یا سیکرٹری ہیں ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں- کوئی امیر نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو- اور کوئی سیکرٹری نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو...... اگر کوئی شخص ان مجالس میں سے کسی مجلس میں بھی شامل نہ ہوگا تو وہ ہرگز جماعت میں رہنے کے قابل نہیں سمجھا جائے گا- پس ان مجالس میں شامل ہونا درحقیقت اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کا اقرار کرنا ہے جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہم پر عائد ہیں-''

(خطبہ جمعہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء)

اشاریہ ماہنامہ انصاراللہ سال ۲۰۰۲ء

جلد نمبر ۴۳ شمارہ نمبر ۱ تا نمبر ۱۲ جنوری تا دسمبر

از: مکرم احمد طاہر مرزا

(الف)

اداریہ جات

انصاراللہ پاکستان کی رپورٹیں ۲۰۰۱ء-۲۰۰۲ء

ب

باب و بہائیت

پ - ت

ج

د-ر-س-ش

سیرت وسوانح وشخصیات

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرت وسوانح رفقاء حضرت مسیح موعود

طب وصحت

ق-ک

کتابیات

م

و

منظومات

(بقیہ از صفحہ ۱۴)

کر کے رکھ دیا گیا تو مادہ نے بچوں کے بغیر اڑنے سے انکار کر دیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم ماں کی بچوں سے محبت پر تعجب کرتے ہو۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔'' (ابوداؤد کتاب الجنائز)

○ ''ایک شخص کو سفر کے دوران پیاس لگی تو اس نے کنوئیں میں اتر کر پیاس بجھائی۔ باہر آیا تو ایک پیاسا کتا دیکھا پھر نیچے گیا اور اپنے جوتے میں پانی ڈال کر اور اپنے منہ میں پکڑ کر لایا۔ کتا جو شدت پیاس سے گیلی زمین چاٹ رہا تھا اس کو پانی پلایا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے اس عمل کو قبول فرماتے ہوئے بخش دیا۔'' (بخاری کتاب الادب)

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانور کو گالی دینے، چہرے پر داغ لگانے سے منع کیا۔ جانور ذبح کرتے وقت تیز دھار آلہ استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی فرمایا جو رحم کرتا ہے خواہ وہ کسی ذبیحہ پر ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پر رحم کرے گا۔'' (مسلم کتاب اللباس۔ کتاب البر والصلہ کتاب الصید۔ الادب المفرد)

یہ ہے وہ رحمت دو عالم، مخلوق خدا کا محسن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کی محبت و شفقت دنیا و مافیہا پر حاوی ہے۔

ضروری اعلان بابت ۳۱۳ رفقائے کرام بانی سلسلہ احمدیہؑ

۳۱۳ رفقائے بانی سلسلہ احمدیہؑ مندرجہ انجام آتھم کے کوائف وحالات جمع کئے جارہے ہیں۔ مندرجہ ذیل رفقاء بانی سلسلہ احمدیہؑ کے بارہ میں حالات کا علم نہیں ہوسکا۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان بزرگوں کے بارہ میں جس قدر معلومات ہوں (یا ان کی اولاد کے بارہ میں کچھ علم ہو) تو ادارہ ماہنامہ کو ان کے بارہ میں مطلع فرمادیں۔ (ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ)

(نوٹ) نمبر شمار بمطابق فہرست انجام آتھم دئے گئے ہیں۔

۱۶	حضرت مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی رہتاس جہلم
۱۸	حضرت میاں عبدالخالق صاحب رفوگر۔امرتسر
۴۴	حضرت سید محمد عسکری خاں صاحب سابق اکسٹرااسٹنٹ الہ آباد
۴۵	حضرت میرزا محمد یوسف بیگ صاحب سامانہ پٹیالہ
۴۶	حضرت شیخ شہاب الدین صاحب لودیانہ
۴۸	حضرت منشی حمیدالدین صاحب لودیانہ
۴۹	حضرت میاں کرم الٰہی صاحب لودیانہ
۵۰	حضرت قاضی زین العابدین صاحب خانپور سرہند
۵۷	حضرت حاجی احمد صاحب بخارا
۶۱	حضرت میاں عبداللہ صاحب ٹھٹھہ شیر کا (سابق ضلع منٹگمری حال ساہیوال۔ناقل)
۷۵	حضرت شیخ مسیح اللہ صاحب شاہجہانپوری
۷۸	حضرت شیخ مولا بخش صاحب ڈنگہ گجرات
۸۳	حضرت میاں عبداللہ خان صاحب برادر نواب خان صاحب جہلم
۸۶	حضرت بابو محمد بخش صاحب ہیڈ کلرک چھاؤنی انبالہ
۸۷	حضرت منشی رحیم بخش صاحب میونسپل کمشنر لدھیانہ
۸۸	حضرت منشی عبدالحق صاحب کرانچی والا لدھیانہ
۹۲	حضرت مولوی فیض احمد صاحب لنگیاں والی گوجرانوالہ
۹۴	حضرت مولوی غلام امام صاحب الواعظین منی پور آسام
۹۵	حضرت رحمٰن شاہ ناگپور ضلع چاندہ درڈڑہ
۹۷	حضرت منشی فتح محمد مع اہلبیت بزدار لیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان
۱۰۰	حضرت منشی پیر بخش صاحب مرحوم جالندھر
۱۰۲	حضرت حاجی عصمت اللہ صاحب لودیانہ
۱۰۴	حضرت منشی ابراہیم صاحب لودیانہ
۱۰۵	حضرت منشی قمرالدین صاحب لودیانہ
۱۰۹	حضرت منشی تاج محمد خان صاحب لودیانہ
۱۱۰	حضرت سید محمد ضیاء الحق صاحب روپڑ

۱۱۵	حضرت شیخ چراغ علی نمبردار تھہ غلام علی
۱۱۶	حضرت محمد اسمٰعیل غلام کبریا صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب امروہی
۱۱۷	احمد حسن صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب امروہی
۱۱۸	حضرت سیٹھ احمد صاحب عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس
۱۱۹	حضرت سیٹھ صالح محمد صاحب حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس
۱۲۰	حضرت سیٹھ ابراہیم صاحب صالح محمد حاجی اللہ رکھا مدراس
۱۲۱	حضرت سیٹھ عبدالحمید صاحب حاجی ایوب حاجی اللہ رکھا مدراس
۱۲۲	حضرت حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی نزیل مدراس
۱۲۳	حضرت سیٹھ محمد یوسف صاحب حاجی اللہ رکھا مدراس
۱۲۴	حضرت مولوی سلطان محمود صاحب میلاپور مدراس
۱۲۵	حضرت حکیم محمد سعید صاحب میلاپور مدراس
۱۲۶	حضرت منشی قادر علی صاحب میلاپور مدراس
۱۲۷	حضرت منشی غلام دستگیر صاحب میلاپور مدراس
۱۲۸	حضرت منشی سراج الدین صاحب ترس کہیڑی مدراس
۱۲۹	حضرت قاضی غلام مرتضٰی صاحب اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر مظفر گڑھ حال پنشنر
۱۳۶	حضرت مولوی شہاب الدین صاحب غزنوی کابلی
۱۴۱	حضرت منشی نصیرالدین صاحب لونی حال حیدر آباد
۱۴۸	حضرت میرزا ابراہیم بیگ صاحب مرحوم سامانہ پٹیالہ
۱۵۲	حضرت منشی الہ بخش صاحب لودیانہ
۱۵۳	حضرت حاجی ملاّ نظام الدین صاحب لودیانہ
۱۵۴	حضرت عطاء الٰہی غوث گڑھ پٹیالہ
۱۵۵	حضرت مولوی نور محمد صاحب مانگٹ۔پٹیالہ
۱۵۶	حضرت مولوی کریم اللہ صاحب امرتسر
۱۶۵	حضرت میاں اللہ دتا صاحب جموں
۱۶۸	حضرت مولوی حکیم نور محمد صاحب موکل
۱۶۹	حضرت حافظ محمد بخش مرحوم کوٹ قاضی
۱۷۰	حضرت چوہدری شرف الدین صاحب کوٹلہ فقیر جہلم

۱۷۲	حضرت مولوی محمد افضل صاحب کملہ گجرات
۱۷۴	حضرت مولوی غلام جیلانی صاحب گھڑنواں جالندھر
۱۸۰	حضرت میاں عبدالصمد صاحب نارووال
۱۸۳	حضرت میاں محمد صاحب جہلم
۱۸۵	حضرت میاں عباس خاں کھوہار گجرات
۱۸۷	حضرت میاں اللہ دتہ خان صاحب اڑیالہ جہلم
۱۹۳	حضرت میاں علم الدین صاحب کوٹلہ فقیر جہلم
۱۹۴	حضرت قاضی میر محمد صاحب کوٹ کھلیان
۱۹۶	حضرت میاں سلطان محمد صاحب گوجرانوالہ
۱۹۹	حضرت مولوی عنایت اللہ مدرس مانانوالہ
۲۰۱	حضرت مولوی احمد جان صاحب مدرس گوجرانوالہ
۲۰۳	حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کہیوال جہلم
۲۰۶	حضرت سید محمود شاہ صاحب فتح پور گجرات
۲۱۳	حضرت منشی امام الدین صاحب کلرک لاہور
۲۱۸	حضرت عالم شاہ صاحب کھاریاں گجرات
۲۲۳	حضرت میاں عبدالصمد صاحب سنور
۲۲۴	حضرت منشی عطامحمد صاحب سیالکوٹ
۲۲۹	حضرت ماسٹر غلام محمد صاحب سیالکوٹ
۲۳۰	حضرت حکیم محمد دین صاحب سیالکوٹ
۲۳۳	حضرت منشی محمد دین صاحب سیالکوٹ
۲۳۵	حضرت میاں خدابخش صاحب بٹالہ گورداسپور
۲۳۷	حضرت محمد حسین صاحب لنگیاں والی گوجرانوالہ
۲۴۳	حضرت منشی سرفراز خان صاحب جھنگ
۲۴۶	حضرت حافظ محمد سعید صاحب بھیرہ حال لندن
۲۵۸	حضرت مولوی حافظ محمد صاحب بھیرہ حال کشمیر
۲۶۳	حضرت سید دلدار علی صاحب بلہور کانپور
۲۶۴	حضرت سید رمضان علی صاحب بلہور کانپور
۲۶۵	حضرت سید جیون علی صاحب پلول حال الہ آباد
۲۶۶	حضرت سید فرزند حسین صاحب چاند پور الہ آباد
۲۶۷	حضرت سید اہتمام علی صاحب موہرونڈا الہ آباد
۲۶۸	حضرت حاجی نجف علی صاحب کڑہ محلہ الہ آباد
۲۶۹	حضرت شیخ گلاب صاحب کڑہ محلہ الہ آباد

۲۷۰	حضرت شیخ خدابخش صاحب کڑہ محلہ الہ آباد
۲۷۲	حضرت میاں عطامحمد صاحب سیالکوٹ
۲۷۳	حضرت میاں محمد دین صاحب جموں
۲۷۴	حضرت میاں محمد حسن صاحب عطار لدھیانہ
۲۷۵	حضرت سید نیاز علی صاحب بدایون حال رامپور
۲۷۶	حضرت ڈاکٹر عبدالشکور صاحب سرسہ
۲۷۷	حضرت شیخ حافظ الہ دین صاحب بی اے جھاوریاں
۲۸۰	حضرت مولوی عبدالحکیم صاحب دھاروار علاقہ بمبئی
۲۸۲	حضرت عبدالرحمٰن صاحب پٹواری ۔سنوری
۲۸۳	حضرت برکت علی صاحب مرحوم تھہ غلام نبی
۲۸۴	حضرت شہاب الدین صاحب تھہ غلام نبی
۲۸۶	حضرت مولوی غلام حسن مرحوم دینانگر
۲۸۷	حضرت نواب دین صاحب مدرس دینانگر
۲۹۱	حضرت سید محمد آفندی ترکی
۲۹۲	حضرت عثمان عرب صاحب طائف شریف
۲۹۳	حضرت عبدالکریم صاحب مرحوم چمارو
۲۹۴	حضرت عبدالوہاب صاحب بغدادی
۲۹۶	حضرت عبدالعزیز صاحب عرف عزیزالدین ناسنگ
۲۹۸	حضرت محمد اسمٰعیل صاحب نقشہ نویس کالکا ریلوے
۲۹۹	حضرت احمد دین صاحب چک کھاریاں
۳۰۳	حضرت شیخ حرمت علی صاحب کراری الہ آباد
۳۰۴	حضرت میاں نور محمد صاحب غوث گڑھ پٹیالہ
۳۰۶	حضرت حسینی خاں صاحب الہ آباد
۳۰۷	حضرت قاضی رضی الدین صاحب اکبرآباد
۳۰۸	حضرت سعداللہ خان صاحب الہ آباد
۳۰۹	حضرت مولوی عبدالحق صاحب ولد مولوی فضل حق صاحب مدرس سامانہ پٹیالہ
۳۱۰	حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم محافظ دفتر پولس جہلم
۳۱۱	حضرت رجب علی صاحب پنشنر ساکن جھونسی کہنہ ضلع الہ آباد
۳۱۲	حضرت ڈاکٹر سید منصب علی صاحب پنشنر الہ آباد
۳۱۳	حضرت میاں کریم اللہ صاحب سارجنٹ پولس جہلم

مجلس انصاراللہ پاکستان کی دوسری سالانہ علمی ریلی

منعقدہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ دسمبر ۲۰۰۲ء

افتتاحی تقریب: دوسری سالانہ علمی ریلی کا افتتاح بتاریخ ۱۳ دسمبر ۲۰۰۲ء بروز جمعۃ المبارک ۴ بجے سہ پہر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے فرمایا۔ افتتاح کے موقع پر ۲۵ اضلاع کی ۷۱ مجالس کے ۱۵۸ انصار تشریف لا چکے تھے جب کہ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔

مقابلہ جات: افتتاحی تقریب کے بعد پہلے روز مقابلہ تلاوت قران کریم منعقد ہوا جس میں ۵۸ انصار نے شرکت کی۔ دوسرے روز کے پہلے سیشن میں مقابلہ حفظ قرآن منعقد ہوا جس میں ۱۶ انصار نے شمولیت کی۔ اس کا نصاب پارہ ۳۰ مکمل تھا۔ بعدہٗ مقابلہ نظم منعقد ہوا جس میں ۵۸ انصار نے درثمین، کلام محمود اور کلام طاہر سے مقرر کردہ پُر معارف، پُرشوکت کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ دوسرے روز کے دوسرے سیشن میں مقابلہ تقریر اردو منعقد ہوا جس میں ۴۲ انصار نے درج ذیل موضوعات پر تقاریر کیں یہ مقابلہ تین گھنٹے مسلسل جاری رہا۔ مقابلہ تقریر کے عناوین (۱) نماز کی برکات، (۲) تربیت اولاد کے زرّیں اُصول، (۳) حضرت مسیح موعود اور دعوت الی اللہ، (۴) سادگی۔ مقرر تھے۔ تقریر اردو فی البدیہہ مقابلہ میں ۳۰ انصار نے حصہ لیا اور یہ علمی ریلی کے پروگرام کا دلچسپ حصہ تھا جو رات ساڑھے سات تا ساڑھے نو بجے دو گھنٹے جاری رہا۔ اس کے بعد مقابلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ تھا جو تحریری امتحان تھا جس میں ۱۰۶ انصار نے شمولیت کی۔ اس امتحان میں حضرت مسیح موعودؑ کی درج ذیل کتب سے پرچہ تیار کیا گیا تھا جو مختصر سوالات کی صورت میں تھا۔ (۱) فتح اسلام (۲) مسیح ہندوستان میں (۳) ضرورۃ الامام (۴) توضیح مرام (۵) شہادت القرآن۔ اس طرح دوسرے روز ۱۰:۳۰ بجے پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ تیسرے روز آخری مقابلہ دینی معلومات بین الاضلاع منعقد ہوا جس میں تین اراکین پر مشتمل ضلعی ٹیم نے شرکت کی اور اس میں ۱۴ اضلاع کی ٹیمیں شامل ہوئیں۔

اختتامی تقریب: اختتامی تقریب سے قبل حاضری کی آخری موصولہ رپورٹ کے مطابق اس ریلی میں ۳۲ اضلاع کی ۱۰۶ مجالس کے ۲۸۰ انصار شامل ہوئے۔

خاکسار ان تمام حاضرین کا اور تمام مہمانان کا تہہ دل سے مشکور ہے کہ وہ سفر کی تکالیف اٹھا کر اس ریلی میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حضرت مسیح موعود کی ان دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے ان دینی اجتماعات اور

دینی اغراض کے لئے اکٹھے ہونے والوں کے لئے کیں۔ انتظامیہ علمی ریلی ...
انتظامات احسن طریق پر سرانجام پائیں اور مہمانوں کی ضروریات اور آرام کا خیال رکھا...
خدمت کرنے والے انصار خدام اور بچوں کو ہمہ وقت مستعد پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول...

اختتامی تقریب: اس علمی ریلی کی اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم محترم چوہدری حمید اللہ صاحب و... تحریک جدید (سابق صدر مجلس انصار اللہ پاکستان) تھے جن سے یہ درخواست کی گئی کہ اس علمی ریلی میں اعزاز پانے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائیں۔

فہرست انعامات: **مقابلہ تلاوت قرآن کریم:** (اول) مکرم حافظ برہان محمد خاں صاحب ربوہ (دوم) مکرم صوفی سلطان محمد صاحب ربوہ (سوم) مکرم حافظ عارف اللہ صاحب ربوہ (حوصلہ افزائی) مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔

مقابلہ حفظ قرآن: (اول) مکرم ملک طاہر احمد صاحب محمود آباد کراچی (دوم) مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب سمبڑیال سیالکوٹ (سوم) مکرم محمد اسحاق صاحب ڈرگ روڈ کراچی (حوصلہ افزائی) مکرم حافظ امیر حسین صاحب راولپنڈی۔

مقابلہ نظم: (اول) مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب سمبڑیال سیالکوٹ (دوم) مکرم غلام سرور طاہر صاحب ربوہ (سوم) مکرم محمد اسلم صابر صاحب ربوہ (حوصلہ افزائی) مکرم حمید احمد شاہد صاحب کراچی۔

مقابلہ تقریر اردو: (اول) مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کلفٹن کراچی (دوم) مکرم محمد شاہد قریشی صاحب ناظم آباد کراچی (سوم) مکرم شیخ مامون احمد صاحب بیت الاحد لاہور (حوصلہ افزائی) مکرم عبدالکریم خالد صاحب بیت التوحید لاہور

مقابلہ تقریر اردو (فی البدیہہ): (اول) مکرم شیخ مامون احمد صاحب بیت الاحد لاہور (دوم) مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کلفٹن کراچی (سوم) مکرم عبدالحلیم احمد صاحب ربوہ (حوصلہ افزائی) مکرم میاں اللہ بخش صاحب کولوتارڑ حافظ آباد۔

مقابلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: (اول) مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب دارالذکر فیصل آباد (دوم) مکرم محمد شاہد قریشی صاحب ناظم آباد کراچی (سوم) مکرم عبدالمجید صاحب ایڈووکیٹ جھنگ صدر (چہارم) مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کلفٹن کراچی (پنجم) مکرم مبارک احمد شاہد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور۔

دینی معلومات بین الاضلاعی: (اول) ربوہ۔ مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب، مکرم محمد احمد ضیاء صاحب، (باقی صفحہ پر)

[illegible] ریکہ کے سالانہ اجتماع اور شوریٰ کا انعقاد

مجلس انصار امریکہ کا سالانہ اجتماع اور شوریٰ ۱۸ تا ۲۰ اکتوبر ۲۰۰۲ء سلور سپرنگ میری لینڈ میں بیت الرحمٰن میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اور اختتامی خطاب مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت ہائے امریکہ نے فرمایا۔ اس تربیتی اجتماع میں درج ذیل عناوین پر درس اور تقاریر ہوئیں۔

(۱) قرآن مجید کو سمجھنے کی ضرورت اور اہمیت (۲) جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت (۳) دعوت الی اللہ کے طریق (۴) عباد اللہ کی صفات (۵) افشو السلام (۶) خلافت اور اس کے متعلق انصار اللہ کی ذمہ داریاں (۷) ابتدائی زمانہ کے احمدیوں کی قربانیوں کے نمونے

مقابلہ جات: اجتماع کے دوران انصار کے مابین علمی و ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔ جن کی تفصیل پیش ہے۔

علمی مقابلوں میں تلاوت قرآن کریم، اردو نظم، تیار شدہ تقریر، مشاہدہ و معائنہ، پیغام رسانی، فی البدیہہ تقاریر اور انگریزی نظم۔

ورزشی مقابلوں میں والی بال، رسہ کشی، ٹیبل ٹینس، تیز چلنے، کلائی پکڑنے، میوزیکل چیر کرسیاں اور گھڑ نعل کے مقابلے کروائے گئے۔ اور اجتماع کے آخر میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات اور سندات تقسیم کی گئیں۔ اختتامی رپورٹ میں بتایا گیا کہ امریکہ میں انصار کی مجالس کی تعداد ۴۳ ہے۔ ان میں سے ۳۳ مجالس کی نمائندگی اور ۳۵۰ انصار نے شرکت کی۔

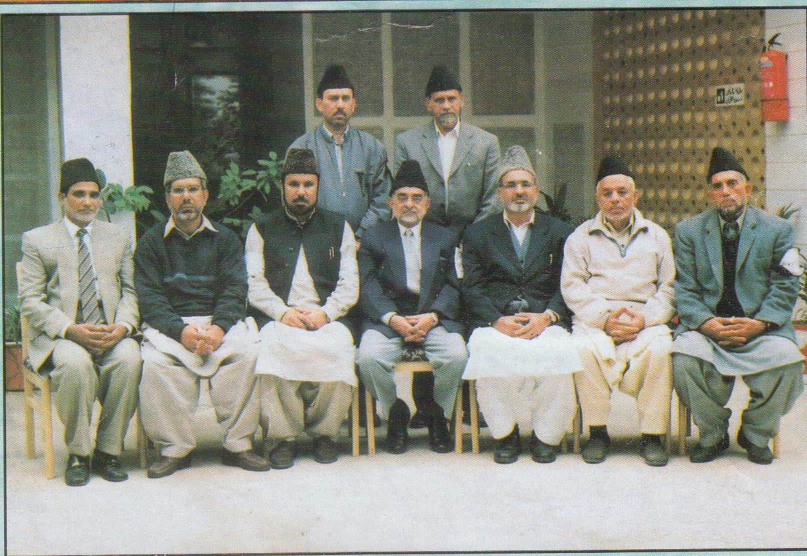
اس موقعہ پر مکرم مولانا شمشاد احمد ناصر صاحب نے خلافت کا قیام کے موضوع پر تقریر کی اور مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے اجتماع سے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا [illegible]

(بقیہ از صفحہ) مکرم عمر حیات صاحب (دوم) کراچی۔ مکرم ڈاکٹر عبد الہادی صاحب، مکرم زبیر احمد خاں صاحب، مکرم عبد الحمید ارشد صاحب (سوم) فیصل آباد۔ مکرم چوہدری محمد اشرف کاہلوں صاحب، مکرم حمید احمد صاحب، مکرم محمد ادریس صاحب (حوصلہ افزائی)

انعامات حسن کارکردگی: (بہترین ناصر) مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ (بہترین زعامت علیا) ربوہ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب (بہترین ضلع) کراچی مکرم شیخ طاہر احمد صاحب نائب ناظم تعلیم ضلع کراچی۔



مہمان خصوصی
مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب
وکیل اعلیٰ تحریک جدید
صدر مجلس انصار اللہ پاکستان
اور منتظم اعلیٰ سالانہ ریلی کے ہمراہ



انتظامیہ علمی ریلی ۲۰۰۲ء
صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کے ساتھ



حسن کارکردگی کی بناء پر بہترین
زعامت ہائے علیاء
مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب
زعیم اعلیٰ ربوہ
کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

Monthly **ANSARULLAH** January 2003

Ph: 04524-212982

EDITOR: NASRULLAH KHAN NASIR Regd. # CPL - 34/CR-02



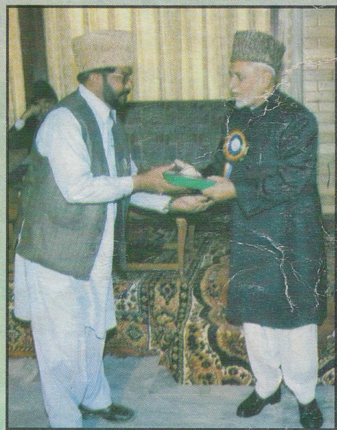
حسن کارکردگی
سالانہ علمی ریلی میں بہترین ضلع
مکرم شیخ طاہر احمد نصیر
نائب ناظم تعلیم ضلع کراچی



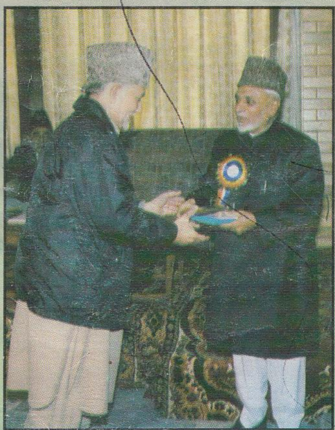
مقابلہ تلاوت قرآن کریم میں اول
مکرم حافظ برہان محمد خاں صاحب ربوہ

(اختتامی تقریب)

علمی ریلی ۲۰۰۲ء کے مقابلہ جات میں اعزاز پانے والے انصار



مقابلہ نظم میں اول اور حسن کارکردگی کی بناء پر بہترین ناصر
سید حمید الحسن شاہ صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ



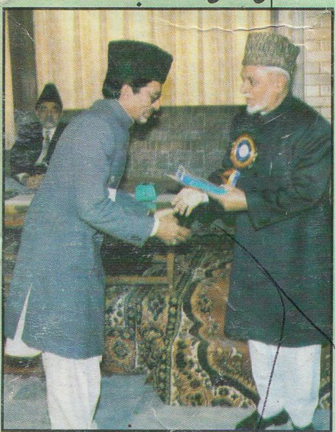
مقابلہ تقریر فی البدیہہ میں اول
مکرم شیخ مامون احمد صاحب الاحد لاہور



مقابلہ مطالعہ کتب مسیح موعودؑ میں اول
مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب دارالذکر فیصل آباد



مقابلہ تقریر اُردو میں اول
مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کلفٹن کراچی



مقابلہ نظم میں دوم
مکرم غلام سرور طاہر صاحب ربوہ